نمبر ۱۰۷ | مورخہ ۸ مارچ سنہ ۱۹۳۲ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۹ شوال سنہ ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

دہلی سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۸۔ مارچ تک وہاں قیام فرمانے کے بعد مالیر کوٹلہ سے ہوتے ہوئے تشریف لائیں گے۔ حضور کو زکام کی شکایت ہے

۶۔ مارچ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب دہلی تشریف لے گئے تھے۔ وہاں سے جموں ہوتے ہوئے قادیان پہونچ گئے ہیں ؛

۴۔ مارچ مسجد اقصیٰ میں جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے حفظان صحت کے متعلق ایک مفید اور پر از معلومات لیکچر دیا ؛

گیانی واحد حسین صاحب تبلیغی دورہ کی غرض سے گجرات روانہ کئے گئے ؛

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے اجلاس منعقدہ دہلی کی روئداد

دہلی ۔ ۳۔ مارچ ۔ سکرٹری آل انڈیا کشمیر کمیٹی بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں :-

آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے ۲ مارچ ۱۹۳۲ء کو سوس ہوٹل دہلی میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے زیر صدارت ایک جلسہ منعقد کیا۔ جس میں حسب ذیل حضرات شامل ہوئے۔ خواجہ حسن نظامی۔ مولانا شفیع داؤدی ایم ایل اے سکرٹری مسلم کانفرنس۔ ڈاکٹر شفاعت احمد خان ۔ چودھری ظفر اللہ خان بار ایٹ لاء مولانا فیض الحق ایم ۔ ایل ۔ اے ۔ مولانا محمد اسماعیل غزنوی۔ مولانا سید حبیب مدیر سیاست۔ لاہور۔ مولانا مظہر الدین مدیر الامان دہلی۔ مولانا عصمت اللہ سیالکوٹ ۔ چودھری محمد شریف بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی منٹگمری ۔ میاں فضل کریم بی اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی لاہور ۔ اور خواجہ جلال الدین شمس ۔ مولوی ۔ فاضل گورداسپور ۔

جلسہ میں حسب ذیل قراردادیں باتفاق منظور ہوئیں :-

۱۔ آل انڈیا کشمیر کمیٹی حکومت کشمیر سے مطالبہ کرتی ہے۔ کہ وہ مڈلٹن رپورٹ کی مکمل نقل بمعہ تمام شہادتوں کے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کو مہیا کرے۔ نیز کمیٹی مطالبہ کرتی ہے۔ کہ رپورٹ بلا تاخیر ساری کی ساری شائع کی جائے ؛

۲۔ مڈلٹن رپورٹ کے اس اقتباس سے جو ایسوسی ایٹڈ پریس نے شائع کیا ہے۔ پایا جاتا ہے۔ کہ ڈوگرہ مظالم کے متعلق رپورٹ غیر منصفانہ اور اس شہادت کے خلاف ہے۔ جو کمیشن کے روبرو پیش کی گئی۔ رپورٹ میں ڈوگرہ مظالم پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جس نے مسلمانوں کے زخموں پر نمک پاشی کا کام کیا ہے۔ اور ڈوگروں کو مسلمانوں پر ظلم و ستم کرنے کی جرأت دلاتی ہے۔ رپورٹ کا ملخص جو اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ اس سے ایسے لوگوں کا اعتماد بھی متزلزل ہو گیا ہے۔ جو برطانی حکومت کے باقی

انصاف و عدل کی امید لگائے بیٹھے تھے۔

۳- آل انڈیا کشمیر کمیٹی بڑے زور سے ان مظالم کی مذمت کرتی ہے جو ٹھاکر کرتار سنگھ گورنر کشمیر مسلمانان کشمیر پر کر چکا ہے۔ یا ابھی تک کر رہا ہے کمیٹی کی رائے ہے۔ کہ جب تک ٹھاکر کرتار سنگھ کو اس کے موجودہ عہدہ سے ہٹایا نہیں جائے گا۔ کشمیر میں امن قائم ہونا ناممکن ہے۔

۴- آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی رائے ہے۔ کہ میرپور۔ کوٹلی۔ راجوری۔ بھمبر اور پونچھ کے ہندو افسروں نے اپنے فرائض انصاف اور دیانت داری سے ادا نہیں کئے۔ لہذا کمیٹی مطالبہ کرتی ہے۔ کہ ریاست کشمیر ان مقامات کے تمام موجودہ افسروں کو تبدیل کر دے۔ نیز ریاست کو خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ مقامی افسروں میں ۵۰ فیصدی مسلمان ہونے چاہئیں۔

۵- کمیٹی اخبارات میں یہ خبر پڑھ کر حیران اور ششدر رہ گئی ہے۔ کہ ریاست کی جدید فوج میں صرف ہندو اور سکھ ہی بھرتی کئے جا رہے ہیں ریاست کا یہ اقدام مسلمانوں کے حق میں انتہائی بے انصافی کا حکم رکھتا ہے یہ کمیٹی حکومت ہند کی توجہ اس طرف مبذول کرتی ہے۔ کہ اس بے انصافی کا ازالہ کرنے کے ذرائع استعمال میں لائے۔ بعض دیگر اہم امور پر بھی بحث و تمحیص کی گئی۔ تین گھنٹہ کے مسلسل اجلاس کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

اخبار احمدیہ

علوم شرقیہ کا سنٹر قادیان میں

میٹرک اور مڈل وغیرہ امتحانات کا سنٹر تو پہلے ہی قادیان منظور ہو چکا ہے۔ لیکن امسال پنجاب یونیورسٹی نے علوم شرقیہ کے امتحانات کے لئے بھی قادیان کو سنٹر منظور کر لیا ہے۔ لہذا عام آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو دوست علوم شرقیہ کا کوئی امتحان۔ مثلاً مولوی۔ مولوی عالم۔ مولوی فاضل۔ منشی منشی عالم۔ منشی فاضل۔ اس طرح شاستری اور ادیب وغیرہ وغیرہ قادیان کے سنٹر میں دینا چاہیں۔ وہ اپنے داخلہ کے فارموں کو پُر کرتے وقت قادیان کا سنٹر لکھ دیں۔ یہاں پر رہائش وغیرہ کا سب انتظام ہو گا۔ ایسے دوست جو قادیان کے سنٹر میں امتحان دینا چاہیں مجھے بھی اطلاع دیں۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

جاوا سے مسجد احمدیہ لنڈن کیلئے چندہ

مولوی رحمت علی صاحب مبلغ جاوا ناظر صاحب بیت المال کو ایک خط میں لکھتے ہیں:۔ کہ مبلغ بارہ روپیہ چندہ مسجد لنڈن مریم زوجہ محمد ہاشم گلمارح بو عشو کا آپ میرے الاؤنس سے وضع کر لیں۔ لنڈن کی مسجد کے لئے یہ ایک احمدی عورت کا چندہ ہے۔ یہاں احمدی عورتیں ابھی بہت تھوڑی ہیں امید ہے کہ یا تقین یہاں بھی یہ تحریک کامیاب ہو گی۔

تلاش

جو دوست سلامت اللہ صاحب پینٹر انگر یور مظفر نگری (جو ایک مدت تک چوڑا بازار لدھیانہ میں دوکان کرتے رہے ہیں) کے موجودہ پتہ سے آگاہی رکھتے ہوں۔ مہربانی کر کے مجھے مطلع کریں۔ خاکسار سید نذر عباس سنجاری قادیان۔

سپاس تعزیت

خاکسار کے چھوٹے بچے عزیزم سلیم احمد کی وفات پر جن دوستوں نے خاکسار سے بذریعہ خطوط ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے۔ اُن سب کا بہت بہت شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں اس کا اعلےٰ بدلہ عطا فرمائے

عاجز محمد یار عارف از لنڈن

اڑیسہ کی ایک مخلص احمدی خاتون کی وفات

میری اہلیہ سیدہ محسنہ خاتون بنت حضرت مولانا مولوی سید عبدالرحیم صاحب مرحوم سونگھڑ وی ایک قلیل عرصہ بیمار رہ کر ۱۳۔ فروری ۱۹۳۲ء کو قریباً ۲۲ سال کی عمر میں اپنے حقیقی مولا سے جا ملی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

مرحومہ اُس انسان کی اولاد میں سے تھی جس کے ذریعہ قریباً ۱۸۹۷ء میں احمدیت کا بیج اڑیسہ میں بویا گیا۔ اور آج ہم دیکھتے ہیں۔ کہ احمدیت کے پودے جا بجا اڑیسہ میں لہلہا رہے ہیں۔

مرحومہ چھوٹی سی عمر میں اپنے والد بزرگوار کی شفقت سے محروم ہو گئی مگر اپنے لائق بھائیوں اور والدہ ماجدہ کی مدد سے گھر ہی میں تعلیم حاصل کی اور سلسلہ احمدیہ کی تعلیم سے خوب واقفیت پیدا کر لی۔

احمدیت کے لئے مرحومہ کے دل میں خاص جوش تھا۔ باوجود امور خانہ داری کے بوجھ کے احمدیت کی تبلیغ میں سرشار رہا کرتی تھی۔ اور تبلیغ کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتی ہمارے گاؤں میں صرف ہمارا گھرانہ احمدی ہے۔ مرحومہ مسلمانوں کے بچوں کو اپنے ہاں بلا کر دینی تعلیم دینا اپنا فرض سمجھتی۔ روزانہ صبح و شام غیر احمدی ہمسایوں کے چھوٹے چھوٹے بچے تعلیم حاصل کرنے کے لئے آتے۔ ان تمام باتوں کے علاوہ وفاداری۔ فرمانبرداری صبر۔ جفاکشی وغیرہ اوصاف جو ایک اعلیٰ درجہ کی بیوی میں ہونے چاہئیں اس میں تمام موجود تھے۔ قریباً پانچ سال مجھ سے رفاقت رہی۔ اس عرصہ میں کبھی مجھے کوئی شکایت کا موقعہ نہ دیا۔ کبھی کسی کے ساتھ سختی سے پیش آتے نہ دیکھا۔ مرحومہ اخبار مصباح کے اولین خریداروں میں سے تھی۔ اور اخبار کی اشاعت کی بھی ہمیشہ کوشش کیا کرتی تھی۔ کبھی کبھی اخبار مصباح میں مضامین بھی لکھتی۔ سلسلہ کے اخبارات۔ اور کتب کا باقاعدہ مطالعہ کیا کرتی۔ اور دوسروں کو بھی سناتی غرض مرحومہ احمدیت کا صحیح نمونہ تھی۔

یہ چند سطور تحریر کرنے کے بعد میری عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ احباب اور بزرگان سلسلہ مرحومہ کی مغفرت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

خاکسار سید کریم بخش احمدی۔ کلکتہ۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری اہلیہ کی صحت خراب ہے۔ دعا کی جائے۔ خاکسار سید غلام حیدر از خورداہ پوری کا

۲۔ احباب جماعت میری دینی و دنیوی کامیابیوں کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار بشیر احمد ... مالکانہ سرگودھا۔

۳۔ خاکسار کا تبادلہ ہو گیا ہے۔ جہاں افسران تیز ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اسے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ خاکسار مرزا محمد حسین راولپنڈی کا

۴۔ میرے والد صاحب کئی ماہ سے معدے کی بیماری میں مبتلا ہیں احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار عبد الغفار کشمیری۔ قادیان۔

۵۔ میری والدہ صاحبہ کی آنکھ میں تکلیف ہے۔ نیز میری اہلیہ عرصہ سے بیمار چلی آتی ہیں۔ ان ہر دو کی صحت یابی کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ خاکسار سردار احمد خان پوسٹل سگنیلر ایبٹ آباد۔

۶۔ میرے دوست منشی برکت علی خاں صاحب برہمی موجودہ شورش برہما کے باعث بہت مشکلات میں رہا ہیں۔ احباب سے ان کے لئے دعا کا خواستگار ہوں۔ خاکسار عبدالرحمن سپرنٹنڈنٹ احمدیہ بورڈنگ قادیان۔

ولادت

۱۔ نذیر احمد صاحب دہلی کو خدا تعالےٰ نے تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں۔ خدا تعالےٰ اس مولود مسعود کو خادم دین اور موجب راحت و آرام بنائے۔ خاکسار عبدالرحمن سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ احمدیہ قادیان۔

۲۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعاؤں کے طفیل مجھے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے احباب سے اس کی درازی عمر اور سعادت دارین کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار محمد شفیع ویٹرنری اسسٹنٹ جڑانوالہ۔

۳۔ اللہ تعالےٰ کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خاص دعاؤں کی برکت سے میرے گھر لڑکا تولد ہوا ہے۔ جس کا نام ظہور احمد رکھا گیا ہے۔ احباب مولود کی درازی عمر نیز خادم دین ہونے کی دعا کریں۔ خاکسار ستار محمد از ڈلوال۔

دعائے مغفرت

۲۴۔ فروری ۱۹۳۲ء کی شب چوہدری جیون خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کی اہلیہ وفات پا گئیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ مرحومہ نہایت مخلص خاتون تھیں۔ برلن مسجد کی تحریک کے وقت ایک سو روپیہ دیا تھا۔ خاکسار غلام قادر خان از لنگڑو یہ ضلع جالندھر۔

گوشوارہ آمد برائے امداد مظلومان کشمیر بابت ماہ جنوری ۱۹۳۲ء

پہلا ہفتہ	۱۱۹ — ۰ — ۰
دوسرا ہفتہ	۳۱۹ — ۱۵ — ۰
تیسرا ہفتہ	۳۷۸ — ۳ — ۰
چوتھا ہفتہ	۲۵۲ — ۱۲ — ۹
کل آمد	۱۰۶۹ — ۱۴ — ۹

اس آمد کے مقابلہ میں جنوری کا خرچ ۹ - ۱ - ۲۹۹۹ ہے گویا ۰-۳-۱۹۲۹ قرض لے کر اخراجات کو پورا کیا گیا ہے۔ احباب کو مظلومین کے لئے مالی امداد کے متعلق بیش از پیش کوشش کرنی چاہیئے۔

سیکرٹری آل انڈیا کشمیر کمیٹی - قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۰۷ | قادیان دارالامان مورخہ ۸ مارچ ۱۹۳۲ء | جلد ۱۹

محکمہ ریلوے میں مسلمانوں کی شدید حق تلفی

مسلمانوں کے متعلق حکومت کے بے حقیقت وعدے

مسلمان اور محکمہ ریلوے

یوں تو حکومت کے چھوٹے بڑے تمام محکموں میں ہی عرصہ دراز سے مسلمانوں کی شدید حق تلفی ہوتی چلی آرہی ہے۔ اور مسلمان اسے نہایت سختی کے ساتھ محسوس کرتے ہوئے حکومت کو توجہ دلانے کی کوشش کرتے آرہے ہیں۔ لیکن ریلوے کا محکمہ جو اپنی وسعت اور ملازمین کی کثرت کی وجہ سے تمام محکموں سے بڑھا ہوا ہے۔ اور جو سب سے زیادہ افراد کے لئے ذریعۂ معاش کا موجب ہے۔ اس میں مسلمانوں کی کس مپرسی بہت زیادہ نمایاں ہے اور اتنی نمایاں ہے کہ حکومت کے ذمہ وار اور اعلےٰ افسروں کو بھی اس کا اعتراف ہے ؀

حکومت کے وعدے اور صورت حالات

ارکان حکومت کئی بار صرف مسلمانوں سے زبانی اور تحریری طور پر اس حق تلفی کے انسداد کے وعدے کر چکے ہیں۔ بلکہ آرڈر بھی شائع کر چکے ہیں۔ کہ مسلمانوں کو خصوصیت کے ساتھ ملازمتیں دی جائیں۔ اور ان کی کمی کو پورا کیا جائے۔ لیکن جہاں تک مسلمانوں کے مفاد اور حقوق کا تعلق ہے۔ ابھی تک صورت حالات میں نہ صرف کوئی فرق نہیں آیا۔ بلکہ روز بروز پہلے سے بدتر ہوتی جا رہی ہے جس کی وجہ محض یہ ہے۔ کہ دفاتر پر قابو یافتہ اور اعلےٰ افسروں کے منہ چڑھے ہندو دفتری ایچ پیچ کے ذریعہ اول تو مسلمانوں کو کوئی ملازمت حاصل کرنے کا موقعہ ہی نہیں دیتے۔ اور اگر کسی وجہ سے کسی چھوٹی موٹی ملازمت کے حاصل کرنے میں کوئی کامیاب ہو جائے۔ تو اس کے لئے کام کرنا ناممکن بنا دیا جاتا ہے۔ اور بالآخر کسی نہ کسی طریق سے اسے اس بُری طرح نکال باہر کیا جاتا ہے۔ کہ وہ کسی اور ملازمت کے بھی قابل نہیں رہتا ؀

مسلمان لیڈروں کی یادداشت

مسلمانوں کی یہ مصیبت۔ ہندوؤں کی اس بارے میں دست درازی اور حکومت کی غفلت اور لاپرواہی چونکہ حد سے بڑھ چکی ہے۔ اور اس کے ساتھ موجودہ کساد بازاری نے ملکر مسلمانوں میں ایک وسیع بے چینی پیدا کر دی ہے۔ اس لئے متعدد ذمہ وار مسلمان لیڈروں نے نہایت پرزور اور مدلل طریق سے ایک یادداشت مرتب کر کے حکومت کو حقیقت حال اور اس کے وعدوں کی بے حقیقتی کی طرف متوجہ کیا ہے۔ حکومت کا فرض ہے کہ اب اس بارے میں کسی قسم کا تساہل روا نہ رکھے۔ اور جلد سے جلد مسلمانوں کو ان کی نسبت کے لحاظ سے محکمہ ریلوے میں حقوق دے ؀

ملازمین ریلوے کی تعداد

مذکورہ بالا یادداشت میں بتایا گیا ہے۔ کہ ریلوے بورڈ کی آخری رپورٹ میں جو سنہ ۳۰-۱۹۲۹ء کے متعلق شائع ہوئی۔ یکم اپریل سنہ ۱۹۳۰ء کو ہندوستانی ریلوں میں ملازموں کی کل تعداد آٹھ لاکھ انیس ہزار سے زیادہ دکھلائی گئی ہے۔ یہ تو باقاعدہ اور تنخواہ دار ملازموں کی تعداد ہے لیکن ان کے علاوہ بے شمار ایسے اشخاص کی قسمتیں بھی محکمہ ریلوے کے ساتھ وابستہ ہیں۔ جو ٹھیکہ داری یا ریلوے کے ملازموں کے لئے سامان بہم پہنچانے کا کام کرتے ہیں۔ مزدوروں، ریلوے ہوٹلوں کے مالکوں اور خوانچہ والوں وغیرہ کی حیثیت سے کام کرتے ہیں۔ پھر محکمہ مذکورہ کے تجارت، صنعت و حرفت اور زراعت کے شعبے ہیں۔ جو عوام کی اقتصادی زندگی کی ایک اہم کڑی ہیں ؀

ریلوے کے اعلےٰ افسر

یہی وجہ ہے۔ کہ اس محکمہ کا نظم و نسق حکومت کے ہاتھ میں ہے۔ اسے خاص اہمیت حاصل ہے۔ اور حکومت اس عظیم الشان محکمہ کا انتظام دو ہزار ایک سو پچاس افسروں کے ذریعہ کرا رہی ہے۔ ان میں سے بارہ سو ستر افسر ایسی ریلوں پر کام کرتے ہیں جن کا انتظام براہ راست حکومت کے ہاتھ میں ہے اور باقی ایسی ریلوں پر متعین ہیں۔ جن کا اجارہ برطانی کمپنیوں نے وزیر ہند سے حاصل کر رکھا ہے ؀

اعلےٰ افسروں میں مسلمانوں کی قلت

ظاہر ہے۔ کہ مسلمانوں کے حقوق اور مفاد کی حفاظت اس وقت تک نہیں ہو سکتی۔ جب تک ان با اقتدار افسروں کا ایک معقول حصہ مسلمان افسروں پر مشتمل نہ ہو۔ کیونکہ غیر مسلم افراد کو مسلمانوں کے ساتھ قطعاً ہمدردی نہیں ہو سکتی۔ اور ان کی ملازمت کے لئے وہ کسی قسم کی آسانیاں بہم پہنچانے کی بجائے سدراہ بنتے ہیں۔ اور یہ ایسی روک ہے جسے اس وقت تک نہ تو مسلمانوں کے ساتھ حکومت کے وعدے ہٹا سکے ہیں۔ اور نہ محکمانہ اعلانات دور کر سکے ہیں۔ اور مسلمان بدستور ناانصافی اور حق تلفی کا شکار ہو رہے ہیں لیکن اس سے بھی بڑھ کر جو بات مدنظر رکھنے کے قابل ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ با اقتدار افسروں میں مسلمانوں کی قلت کا کروڑوں انسان کے حقوق و مراعات پر بھی اثر پڑتا ہے۔ جو ماتحت عملے، ٹھیکہ داروں، مزدوروں، مال بہم پہنچانے والوں، تاجروں، زمینداروں، اور عام مسافروں کی حیثیت سے اس محکمہ کے ساتھ بالواسطہ یا بلاواسطہ تعلق رکھتے ہیں۔ محکمہ مذکورہ کے کام کی خوش اسلوبی اور اقتصادی مفاد کے لئے ضروری ہے۔ کہ داخلی نظم و نسق اور جمہور کا اعتماد حاصل کرنے کی غرض سے کسی جماعت یا قوم کو اس کے انتظام میں غالب اقتدار حاصل نہ ہو۔ لیکن باوجود اس کے ارباب حل و عقد اعلےٰ افسروں کے زمرہ میں مسلم عنصر کو داخل کرنے کے خلاف علانیہ حیرت انگیز اغماض کا اظہار کرتے رہے ہیں ؀

مسلمانوں کی چیخ و پکار کا الٹا نتیجہ

کس قدر حیرت انگیز اور دل شکن امر ہے۔ کہ گزشتہ دس سال سے اس محکمہ میں مسلمانوں کے لئے معقول نیابت حاصل کرنے کی غرض سے ہر قسم کا پراپیگنڈا ہو رہا ہے۔ لیکن سب فضول اور بے نتیجہ ثابت ہوا ہے آٹھ سال ہوئے۔ حکومت نے اسمبلی میں اعلان کیا تھا۔ کہ یہ امر اس کی حکمت عملی میں داخل ہے۔ کہ سرکاری ملازمتوں میں کسی خاص قوم یا فرقے کو خاص غلبہ حاصل نہ ہو۔ لیکن ہوا کیا۔ یہ کہ اس دوران میں غیر مسلم قوم کا اجارہ پہلے سے بھی زیادہ قوی، مضبوط اور وسیع ہو گیا۔ لی کمیشن کی سفارشات پر اس محکمہ کے اعلےٰ عہدوں پر یورپینوں کی بھرتی بتدریج کم ہوتے ہوتے ۲۵۔ فیصدی رہ گئی ہے۔ لیکن اس طرح جو حصہ ہندوستانیوں کے لئے خالی ہوا۔ اس میں صرف غیر مسلم اعلےٰ عہدہ داروں کا اضافہ کیا گیا۔ اور اس وقت حالت یہ ہے۔ کہ اعلےٰ ملازمتوں میں مسلمان صرف ۳۱ر۳ فی صدی کی نسبت سے ہیں۔ یہ تناسب اپریل سنہ ۱۹۳۰ء کا ہے۔ حالانکہ اپریل سنہ ۱۹۲۹ء میں انہیں ۳۵ر۳۔ فیصدی نیابت حاصل تھی جس سے ظاہر ہے۔ کہ سنہ ۱۹۳۰ء میں مسلمان افسروں کی تعداد میں مزید کمی ہو گئی ؀

ماتحت اعلیٰ عملہ میں مسلمانوں کی قلت

گزیٹڈ افسروں کے بعد وہ ملازم ہیں۔ جو سینیر سب آرڈینیٹ یا ماتحت اعلیٰ عملہ کہلاتے ہیں۔ ان لوگوں کی شرح تنخواہ اڑھائی سو۔ بلکہ اس سے زیادہ تک پہونچتی ہے۔ ریلوے بورڈ کی رپورٹ سنہ ۳۰-۱۹۲۹ء کے مطابق یکم اپریل سنہ ۱۹۳۰ء کو اس قسم کے ملازموں کی کل تعداد نو ہزار دو سو تئیس تھی۔ اس درجہ کی ملازمتوں میں یورپینوں کی تعداد زیادہ نہیں۔ لیکن اس کے باوجود مسلمانوں کو صرف ۲۳ر۴۔ فی صدی نیابت حاصل تھی ؀

تخفیف کا حملہ مسلمانوں پر

مندرجہ بالا اعداد و شمار سے جو صرف اعلیٰ اور ماتحت اعلیٰ ملازمین کے متعلق دیئے گئے ہیں۔ اور جو ریلوے کے تمام نظم و نسق پر حاوی ہیں ظاہر ہے۔ کہ ان درجوں میں مسلمانوں کی کیا حالت ہے۔ اور پھر انہی سے یہ بھی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ کہ ایسے با اختیار اور سیاہ و سفید کے مالک۔ افسروں کے ہوتے ہوئے ماتحت اور ادنےٰ عملہ اور ریلوے کے دوسرے شعبوں میں مسلمانوں کی کیا نسبت ہوسکتی ہے۔ لیکن جب تجارت کی عام کساد بازاری کی وجہ سے آمدنی میں خسارہ کی بنا پر حال ہی میں ریلوے بورڈ کو عملہ کے ہر شعبہ میں وسیع تخفیف کی ضرورت محسوس ہوئی۔ تو تخفیف کا سب سے زیادہ نشانہ مسلمانوں کو بنایا گیا۔ چنانچہ اس قسم کی متعدد مثالیں ملتی ہیں۔ کہ ریلوے بورڈ کے اعلیٰ ترین افسروں کے حکم سے ۳۳ فیصدی مسلمانوں کو تخفیف میں لانے کے احکام صادر کئے گئے۔ حالانکہ مسلمان ملازموں کی تعداد کم و بیش دس فیصدی ہے۔ اس وجہ سے ۱۹۳۱ء میں مسلمانوں کی شرح فیصدی کی قلیل مقدار میں مزید کمی رونما ہوگئی ہے ؂

مسلمانوں کو ان کا حق دیا جائے

بیان کردہ کوائف سے ظاہر ہے۔ کہ محکمۂ ریلوے میں مسلمانوں کو سب سے کم نیابت حاصل ہے۔ اور حکومت کی موجودہ حکمت عملی اقوام ہند میں ملازمتوں کی معقول تقسیم کرنے میں ناکام رہی ہے۔ اگر ریلوے کی ملازمت کے مسلمان بھی اسی طرح حق دار ہیں جس طرح دوسری اقوام۔ تو ضروری ہے۔ کہ حکومت موجودہ حکمت عملی میں تغیر کرے۔ اور ریلوے کی ملازمت کے ہر شعبہ میں مسلمانوں کے لئے معقول شرح نیابت مقرر کی جائے۔ اور اس بات کا بھی انتظام کیا جائے۔ کہ یہ تناسب زیادہ سے زیادہ پانچ سال میں حاصل ہوجائے۔ ریلوے بورڈ کے دفتر میں اور مختلف ریلوں پر ترقی کی صورت حالات کی نگرانی کے لئے قابل اعتماد عملہ رکھا جائے۔ جسے اختیار ہو۔ کہ مجوزہ حکمت عملی کی خلاف ورزی کرنیوالوں کے خلاف ضابطہ کی مؤثر کارروائی کرسکے۔ مختلف ریلوں کے لئے مختلف شرح نیابت مقرر کی جائے۔ اور اس میں متعلقہ صوبوں۔ یا ان کی مسلم آبادی کے تناسب کا لحاظ رکھا جائے ؂

دوسری اقلیتوں کو کافی نیابت حاصل ہے

یہ امر بھی قابل لحاظ ہے۔ کہ جہاں ریلوے میں مسلمانوں کو اپنے حق کے مقابلہ میں بہت قلیل نیابت حاصل ہے۔ وہاں پارسیوں۔ اور سکھوں جیسی بے حقیقت اقلیتوں کو استحقاق سے زیادہ نیابت حاصل ہے۔ چنانچہ حال میں ایک خاص افسر جنہیں ریلوے بورڈ میں تمام اقلیتوں کی حق تلفی کی تلافی کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ انہوں نے اپنے مفوضہ کام کے متعلق اعداد و شمار مہیا کرکے جو رپورٹ مرتب کی ہے۔ اس میں مسلمانوں کی انتہائی حق تلفی کے مقابلہ میں یہ ثابت کیا ہے۔ کہ دوسری اقلیتوں کو کافی سے زیادہ نیابت حاصل ہے۔ اور سفارش کی ہے۔ کہ مسلمانوں کی کس مپرسی اس بات کی متقاضی ہے۔ کہ انہیں ریلوے کی اعلیٰ ملازمتوں کا مناسب

حصہ دار بنانے کے لئے گورنمنٹ کے خرچ پر تعلیم دلائی جائے ؂

غرض مسلمانوں کو ان کا جائز حق دینے اور ان وعدوں کو پورا کرنے کے لئے جو آج تک حکومت اس بارے میں ان کے ساتھ کرتی چلی آرہی ہے ضروری ہے۔ کہ مؤثر اور نتیجہ خیز کارروائی کی جائے ؂

حکومت پر حضرت خلیفۃ المسیح کی نکتہ چینی

آریہ اخبار "پرکاش" (۲۸- فروری) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ایک تقریر مندرجہ "الفضل" (۱۸- فروری) سے چند سطور نقل کرنے کے بعد لکھتا ہے:۔

"ان سطور میں مرزا جو کہہ گئے۔ کوئی کانگرسی اس سے زیادہ کیا کہیگا۔ ہاں اتنا فرق ضرور ہے۔ کہ کانگرسی اپنے بیگانوں سب کے سامنے ایک ہی بات کہتا ہے۔ لیکن قادیانی خلیفہ اپنے پولٹیکل آقاؤں کے سامنے ان کی وفاداری کا دم بھرتا ہے۔ لیکن اپنے مریدوں کے سامنے حکومت پر نکتہ چینی کی جرأت دکھا سکتا ہے"

"پرکاش" نے یہ تسلیم کرنے کے بعد کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے حکومت پر جو نکتہ چینی کی ہے۔ وہ کانگرسیوں سے بھی زیادہ زوردار ہے جو فرق بتایا ہے۔ اس سے اس کی کوتہ بینی اور جہالت ظاہر ہورہی ہے "پرکاش" یقیناً اپنے آپ کو "قادیانی خلیفہ" کا مرید نہیں سمجھتا۔ باوجود اس کے گورنمنٹ کے متعلق جس نکتہ چینی تک اس کی نظر پہونچ سکتی ہے۔ آسے بدرجہ اولیٰ حکومت دیکھ سکتی ہے۔ پھر وہ صرف اپنے مریدوں کے سامنے حکومت پر نکتہ چینی" نہیں۔ بلکہ کھلم کھلا اور علی الاعلان اظہار حقیقت ہے ہاں کانگرسیوں کے مقابلہ میں اس میں ایک فرق ضرور ہے۔ اور وہ یہ کہ کانگرسیوں کی نکتہ چینی کی غرض حکومت کو درہم برہم کرکے ملک میں تباہی و بربادی پیدا کرنا ہے۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی نکتہ چینی کی غرض حکومت کی اصلاح کرکے ملک کے لئے مفید بنانا ہے ؂

احراریوں کی تازہ سرگرمیاں

احراریوں نے اپنے فضول شور و شر اور بیہودہ ہنگامہ آرائی کے ذریعہ نہ صرف مسلمانان کشمیر کے مفاد اور حقوق کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ اور ان کے حصول کی جدوجہد کو بہت طویل بنا دیا ہے۔ بلکہ مسلمانان پنجاب کا بھی لاکھوں روپیہ اور کئی جانیں ضائع کرچکے ہیں۔ اگر ان میں عقل و فکر کا مادہ ہوتا۔ تو اس رنگ میں مسلمانوں کی بربادی کے سامان ہی نہ مہیا کرتے اور اگر اندازہ کی غلطی قرار دیا جائے۔ تو اتنی بڑی ٹھوکر کھانے کے بعد انہیں سنبھل جانا چاہیئے تھا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ یہ لوگ عاقبت بینی اور دور اندیشی کو بالائے طاق رکھ چکے ہیں۔ اور مسلمانوں کو نقصان پر نقصان پہونچانے کے بعد ان کے لئے کوئی تازہ گڑھا کھودنا شروع کردیتے ہیں ؂

کشمیر کے خلاف جتھہ بازی کا نتیجہ انہوں نے دیکھ لیا۔ اب یہ دیکھکر کہ لوگوں کو نہ صرف اس میں کوئی دلچسپی نہیں رہی۔ بلکہ سخت متنفر ہورہے ہیں۔ روپیہ کے غبن وغیرہ کے الزامات لگائے جارہے ہیں۔ تو انہوں نے ایک اور طرف مونہہ کرلیا۔ اور بدیشی کپڑوں کی دکانوں پر پکٹنگ لگاکر نوجوانوں کو گرفتار کرانا شروع کرادیا۔ حتےٰ کہ کلکتہ سے کشمیر کے لئے آئے ہوئے ۶- والنٹیرز کو لاہور میں گرفتار کراکر جیلخانہ بھجوادیا ؂

اس طریق عمل کا نتیجہ سوائے اس کے کیا ہوسکتا ہے۔ کہ ایک طرف تو کانگرس کی شورش کو تقویت دی جائے۔ اور دوسری طرف بالکل بے فائدہ مسلمانوں کو جیلخانوں میں بھجوایا جائے۔ اگر احراری اپنی ذاتی اغراض کی خاطر اس قسم کی نقصان رساں حرکات سے باز نہیں آتے۔ تو پُرجوش نوجوان ہی ان کے پھندے میں پھنسنے کی بجائے اپنی سرگرمیوں کا رخ کسی مفید کام کی طرف پھیر دیں ؂

"انقلاب" ہرگز بند نہیں ہونا چاہیئے

معزز معاصر "انقلاب" کی ضمانت داخل نہ کرتے ہوئے بند ہوجانے کی خبر نے مسلمانوں میں بے حد اضطراب اور بے چینی پیدا کردی ہے۔ اور وہ قومی ہمدردی و محبت کا دل خوش کن اور شاندار ثبوت دے رہے ہیں۔ اس وقت مسلمانان ہند اور خصوصاً مسلمانان پنجاب جس نازک دور میں سے گذر رہے ہیں اسے پیش نظر رکھتے ہوئے اور پھر اعلیٰ پایہ کے مسلمان اخبارات کی قلت کو دیکھتے ہوئے۔ "انقلاب" کا بند ہوجانا خواہ وہ عارضی طور پر ہی ہو۔ قطعاً ناقابل برداشت ہے۔ اور کارکنان "انقلاب" سے مسلمانوں کا یہ مطالبہ بالکل حق بجانب ہے۔ کہ وہ زر ضمانت کی عدم ادائگی کی وجہ سے اخبار بند نہ کریں۔ اور اگر ضمانت داخل کئے بغیر چارہ نہ ہو۔ تو ان کی طرف سے زر ضمانت منظور کرلیا جائے۔ جو خواہ بصورت چندہ فراہم کی جائے۔ خواہ کسی ایک ہی صاحب سے لے لی جائے ؂

معاصر "انقلاب" تا حال اس قسم کی امداد لینے سے انکار کر رہا ہے۔ اور بہی خواہان "انقلاب" کے مخلصانہ ہدیوں کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ لیکن ہمارے خیال میں "انقلاب" کو اس انکار پر اصرار نہیں کرنا چاہیئے۔ اور مسلمانوں کی برادرانہ امداد کو منظور کرلینا چاہیئے۔ "انقلاب" کے راستہ میں جو مشکل درپیش ہے۔ وہ قوم و ملت کی خدمت گزاری کے سلسلہ میں ہی پیش آئی ہے۔ اور قوم کا فرض ہے۔ کہ "انقلاب" کی ہر مشکل اور مصیبت میں ہر ممکن امداد کرے ؂

"انقلاب" نے اس امداد کے منظور نہ کرنے کی سب سے بڑی وجہ یہ قرار دی ہے۔ کہ وہ قوم کی اتنی بڑی رقم کو خطرہ میں نہیں ڈالنا چاہتا۔ کیونکہ ہوسکتا ہے۔ حکومت چند ہی دن کے اندر اندر پانچہزار ضبط کرکے دس ہزار کی ضمانت کا مطالبہ کرے۔ لیکن اگر خدانخواستہ ایسا ہی ہو۔ تو بھی مسلمانوں کے مفاد اور حقوق کو جو نقصان "انقلاب" کے بند ہوجانے کی وجہ سے پہونچیگا اس کے مقابلہ میں پانچ دسہزار روپیہ کا نقصان کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا۔ پس "انقلاب" کو کسی صورت میں بھی بند نہیں ہونا چاہیئے۔ اور کارکنان "انقلاب" کو

172

احمدیت کے متعلق مضمون

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے ارشادات

فریضۂ نماز کی حقیقت اور برکات کے متعلق

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسلمانوں کو مومن بننے روحانی ترقی حاصل کرنے اور خدا تعالےٰ کا قرب پانے کے لئے جو ہدایات دیں۔ ان میں سے نہایت اہم اور ضروری ہدایات نماز کے متعلق ہیں۔ نماز اسلام کا اتنا بڑا اور ایسا ضروری رکن ہے۔ کہ اس کا ادا کرنا ہر حالت میں فرض ہے۔ اور سوائے اس کے کہ کوئی مسلمان ہوش و حواس کھو بیٹھے۔ یہ کسی صورت اور کسی حالت میں بھی ساقط نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ عبد کو اپنے معبود سے وابستہ کرنے والی کڑی ہے۔ اور جو اس کڑی کو اختیار نہیں کرتا۔ یا کسی لحہ اس کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔ وہ گویا اپنے معبود سے منقطع ہو جاتا ہے ؛

نماز کی حقیقت سے غفلت

غرض نماز اسلام کا ایک نہایت ہی اہم رکن ہے۔ اور کوئی شخص اس کی ادائگی کے بغیر مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ لیکن مشکوٰۃ نبوت سے بُعد اور اپنی جہالت کی وجہ سے مسلمان کہلانے والوں کا بہت بڑا حصہ تو اسے ترک کر چکا۔ اور جو اس کے پابند تھے اس کی حقیقت سے بالکل غافل ہو چکے تھے۔ وہ نمازیں تو پڑھتے۔ مگر تضرع اور ابتہال اور درد ان میں نہ ہوتا۔ وہ اسی طرح الفاظ مسنونہ پڑھتے جاتے جس طرح طوطا سکھائے ہوئے الفاظ رٹتا ہے۔ اور نہیں جانتا۔ کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ وہ جلدی جلدی رکوع و سجود کرتے اور پھر سلام پھیر کر سمجھ لیتے۔ کہ نماز ختم ہو گئی۔ پھر ہاتھ اٹھا کر دُعا مانگتے۔ ایسی دُعا جس میں قطعاً انہیں حضور قلب حاصل نہ ہوتا۔ یہ ان کی نماز ہوتی۔ آہ لمبی لمبی تسبیحات پر ایسے ایسے اذکار پڑھتے جو بعض صورت سے دُور کا واسطہ بھی نہ رکھتے۔ یہ لوگ نعرے لگاتے ہوئے درست ہو کر چھلکے پر خوش تھے۔ اور نہ صرف خوش تھے۔ بلکہ اس میں اتنا غلو تھا۔ کہ جب ذرا کسی کو اس کے خلاف پایا مرنے مارنے کے لئے تیار ہو گئے۔ بہت دفعہ آمین بالجہر کہنے پر فسادات ہوئے۔ بہت دفعہ رفع یدین کرنے پر جھگڑے کھڑے ہو گئے۔ بہت دفعہ تشہد میں انگشت شہادت کے اشارہ پر کفر کے فتوے لگائے گئے۔ غرض مسلمان نماز کی حقیقت سے قطعاً ناواقف ہو چکے تھے۔ اور جب حقیقت سے واقف نہ تھے۔ تو اس کے فوائد اور برکات کس طرح حاصل کر سکتے تھے۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ نہ صرف نماز ترک کرنے والوں کی۔ بلکہ نماز پر تمسخر اڑانے والوں کی تعداد ان میں روز بروز بڑھ رہی تھی۔ اور نماز کو بالکل بے فائدہ اور تضیع اوقات قرار دیا جا رہا تھا۔ ایسی حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز کی حقیقت اس خوبی کے ساتھ بیان فرمائی۔ اور اس کے متعلق ایسی ہدایات دیں۔ کہ جنہوں نے سمجھا۔ اور ان پر عمل کیا۔ وہ نماز کی برکات اور اس کے سرور پر شیدا ہو گئے۔

نماز کس طرح پڑھنی چاہیئے۔

ذیل میں نماز کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند ارشادات درج کئے جاتے ہیں۔ جن سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ آپ نے ان خرابیوں کو کس عمدگی کے ساتھ دور فرمایا جن کی وجہ سے مسلمانوں میں نماز کے متعلق بے ذوقی اور بے رغبتی پیدا ہو گئی تھی۔ اور کیسے دل نشین طریق سے نماز کی طرف متوجہ کیا۔ ایک جگہ فرماتے ہیں۔

"نماز جو کہ پانچ وقت ادا کی جاتی ہے۔ اس میں یہی ارشاد ہے۔ کہ اگر وہ نفسانی جذبات اور خیالات سے اسے محفوظ نہ رکھے گا۔ تب وہ سچی نماز ہرگز نہ ہو گی۔ نماز کے معنے ٹکریں مار لینے اور رسم اور عادت کے طور پر ادا کرنے کے ہرگز نہیں۔ نماز وہ شئے ہے جسے دل بھی محسوس کرے۔ اور روح پگھل کر خوفناک حالت میں آستانۂ الوہیت پر گر پڑے۔ جہاں تک طاقت ہے۔ وہاں تک رقت کے پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ اور تضرع سے دعا مانگے۔ کہ شوخی اور گناہ جو اندر نفس میں ہیں۔ وہ دور ہوں اس قسم کی نماز بابرکت ہوتی ہے اور اگر وہ اس پر استقامت کریگا۔ تو دیکھے گا۔ کہ رات کو یا دن کو ایک نور اس کے قلب پر گرا ہے۔ اور شوخی نفس امارہ کی کم ہو گئی ہے جیسے اژدہا میں ایک سم قاتل ہے۔ اسی طرح نفس امارہ میں بھی سم قاتل ہوتا ہے۔ اور جس نے اسے پیدا کیا۔ اسی کے پاس اس کا علاج ہے"

ان سطور میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ نماز میں کن امور کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ اور کس طرح نماز کے اثرات محسوس کئے جا سکتے ہیں۔

حضور قلب حاصل کرنے کا طریق

اکثر لوگ جو سچے دل سے خواہش رکھتے ہیں۔ کہ نماز اس کی ساری ہی شرائط کے ساتھ ادا کریں۔ اور جہاں تک ممکن ہو سنوار کر پڑھیں انہیں یہ کمی محسوس ہوتی ہے۔ کہ نماز پڑھتے وقت حضور قلب حاصل نہیں ہوتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ اہم ضرورت محسوس کرتے ہوئے اس بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ

"طریق یہ ہے۔ کہ نمازیں اپنے لئے دعا کرتے رہیں۔ اور سرسری اور بے خیال نماز پر خوش نہ ہوں۔ بلکہ جہاں تک ممکن ہو۔ توجہ سے نماز ادا کریں۔ اور اگر توجہ پیدا نہ ہو۔ تو پنج وقت ہر ایک نماز میں خدا تعالیٰ کے حضور میں بعد ہر ایک رکعت کے کھڑے ہو کر یہ دعا کریں۔ کہ اے خدا تعالےٰ قادر ذوالجلال میں گنہگار ہوں۔ اور اس قدر گناہ کے زہر نے میرے دل اور رگ و ریشہ میں اثر کیا ہے کہ مجھے رقت اور حضور نماز حاصل نہیں ہو سکتا۔ اپنے فضل و کرم سے میرے گناہ بخش۔ اور میری تقصیرات معاف کر۔ اور میرے دل کو نرم کر دے۔ اور میرے دل میں اپنی عظمت اور اپنا خوف اور اپنی محبت ڈال دے۔ تاکہ اس کے ذریعہ سے میری سخت دلی دور ہو کر حضور نماز میں میسر آ جائے۔ اور یہ دعا صرف قیام پر موقوف نہیں۔ بلکہ رکوع میں اور سجود میں اور التحیات کے بعد بھی یہی دعا کریں اور اپنی زبان میں کریں۔ اور اس دعا کے کرنے میں ماندہ نہ ہوں۔ اور تھک نہ جائیں۔ بلکہ پورے صبر اور پوری استقامت سے اس دعا کو پنج وقتی نمازوں میں اور نیز تہجد کی نماز میں کرتے رہیں اور بہت بہت خدا تعالےٰ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں کیونکہ گناہ کے باعث دل سخت ہو جاتا ہے۔ ایسا کرو گے تو ایک وقت یہ مراد پوری ہو جائے گی۔ نہ چاہیئے۔ کہ اپنی موت یاد رکھیں۔ اور آئندہ زندگی کے دن تھوڑے سمجھیں۔ اور موت قریب سمجھیں۔ یہی طریق حضور حاصل کرنے کا ہے"

وساوس سے بچنے کا طریق

ایک اور رکاوٹ جو عام نماز پڑھنے والے بیان کیا کرتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ نماز پڑھتے وقت مختلف خیالات اور وساوس پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کی طرف پوری توجہ قائم نہیں ہونے دیتے اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فطرت انسانی کے ایک خاص پہلو کی طرف توجہ دلاتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں :

"جن لوگوں کو خدا کی طرف پورا التفات نہیں ہوتا۔ انہی کی نمازیں بہت وساوس آتے ہیں۔ دیکھو ایک قیدی جبکہ ایک حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اس وقت اس کے دل میں کوئی وسوسہ گذر جاتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ وہ تن حاکم کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اور اس فکر میں ہوتا ہے۔ کہ ابھی حاکم کیا حکم سناتا ہے۔ اس وقت وہ اپنے وجود سے بھی بالکل بے خبر ہوتا ہے۔ ایسا ہی جب صدق دل سے انسان خدا کی طرف رجوع کرے۔ سچے دل سے اس کے آستانہ پر گرے۔ تو کیا مجال ہے کہ شیطان وساوس ڈال سکے" (بدر)

اپنی زبان میں دعائیں مانگنا

نماز کا اصلی لطف دعا ہی سے حاصل ہو سکتا ہے۔ اور اگرچہ قرآن و احادیث کی دعائیں نہایت جامع اور نہایت ہی پر اثر ہیں۔ لیکن ہر شخص عربی زبان نہیں جانتا۔ ان کے مفہوم اور مطلب کو نہیں سمجھتا اس لئے دعا کرتے وقت پوری طرح سے اس کا دل تضرع سے نہیں بھر سکتا

علاوہ ازیں اپنی تکالیف اور ضروریات کو اپنی زبان میں جس جوش اور ولولہ کے ساتھ پیش کر سکتا۔ اور اپنے اوپر رقت طاری کر سکتا ہے وہ ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ ان باتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے یہ ارشاد فرمایا۔ کہ

"نماز کے اندر اپنی زبان میں خدا تعالےٰ کے حضور دعا کرو سجدہ میں بیٹھ کر رکوع میں کھڑے ہو کر ہر مقام پر اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں کرو بے شک پنجابی زبان میں دعائیں کرو۔ جن لوگوں کی زبان عربی نہیں۔ اور عربی سمجھ نہیں سکتے۔ ان کے واسطے ضروری ہے۔ کہ نماز کے اندر ہی اندر قرآن شریف اور مسنون دعائیں عربی میں پڑھنے کے بعد اپنی زبان میں خدا تعالےٰ سے دعائیں مانگیں"

اس ارشاد نے نماز میں توجہ قائم رکھنے۔ اور رقت پیدا ہونے کا صحیح رستہ کھول دیا۔

فاتحہ خلف الامام کے متعلق فیصلہ

ان ضروری ہدایات کے علاوہ جو نماز سے دینی اور اس کے برکات سے مستفیض ہونے کے لئے بہت ہی مفید ہیں حضرت مسیح موعودؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان بے فائدہ اور دراز کار جھگڑوں کا بھی تصفیہ فرما دیا۔ جو نماز کے متعلق مسلمانوں میں پیدا ہو چکے تھے مثلاً عرصہ دراز سے مسلمانوں میں یہ جھگڑا چلا آ رہا تھا۔ کہ امام کے پیچھے نماز باجماعت میں سورہٗ فاتحہ پڑھنی چاہیئے۔ یا نہیں۔ اس کے متعلق آپ نے یہ فیصلہ فرمایا۔ کہ

"حدیث شریف میں اس کی بہت تاکید ہے۔ بلکہ لکھا ہے۔ کہ اس کے بغیر نماز ہی نہیں۔ اگر جہری نماز ہے۔ تو امام سکتات میں پڑھ لیوے۔ اور خفی ہے۔ تو پیچھے پڑھ سکتا ہے۔ اگرچہ نہ پڑھنے کو بھی جائز کہا ہے لیکن میرا مذہب تو یہی ہے۔ کہ سورۂ فاتحہ ضرور امام کے پیچھے پڑھے۔ سورۂ فاتحہ کا پڑھنا ضروری ہے۔ خواہ امام کے پیچھے ہو۔ دن کی نمازوں میں یا رات کی نمازوں میں قرآن شریف کوئی آیت اس کے مخالف نہیں۔ نہ کوئی حدیث اس کے مخالف ہے"

مختلف جھگڑے

ایک اور جھگڑا اس بات پر چلا آ رہا تھا۔ کہ رفع یدین کرنا چاہیئے یا نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے متعلق یہ تصفیہ فرمایا

"ضروری نہیں۔ اور جو کرے۔ تو جائز ہے"

اسی طرح نماز میں ہاتھ سینہ پر یا ناف پر باندھنے کا جھگڑا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود سینہ پر ہاتھ باندھتے تھے لیکن اگر کوئی نیچے باندھ لیتا۔ تو اسے منع بھی نہ فرماتے۔

پھر آمین بالجہر کہنے پر جھگڑے ہوا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے ان امور میں جواز کا فتویٰ صادر فرمایا۔ یعنے آمین بالجہر اور بالسر دونوں طرح جائز ہے۔

نماز باجماعت کی تاکید

نماز چونکہ محض رسم رہ گئی تھی اس لئے جو لوگ پڑھتے۔ وہ اکیلے اکیلے پڑھتے۔ باجماعت نماز کا بہت کم بلکہ بالکل خیال نہ رکھا جاتا۔ حالانکہ یہ نہایت ضروری چیز ہے۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے سخت تاکید کی۔ اور فرمایا۔

"اللہ تعالےٰ کا یہ منشاء ہے۔ کہ تمام انسانوں کو ایک نفس واحد کی طرح بنا دے۔ اس کا نام وحدت جمہوری ہے۔ جس سے بہت سے انسان بحالت مجموعی ایک انسان کے حکم میں سمجھا جاتا ہے مذہب سے بھی یہی منشاء ہوتا ہے۔ کہ تسبیح کے دانوں کی طرح وحدت جمہوری کے ایک دھاگہ میں سب پروئے جائیں۔ یہ نمازیں باجماعت جو کہ ادا کی جاتی ہیں۔ وہ بھی اسی وحدت کے لئے ہیں۔ تاکہ کل نمازیوں کا ایک وجود شمار کیا جائے۔ اور آپس میں مل کر کھڑے ہونے کا حکم اس لئے ہے۔ کہ جس کے پاس زیادہ نور ہے۔ وہ دوسرے کمزور میں سرایت کر کے اس کو قوت دے"

پابندیٔ نماز کی تاکید

پھر دن میں کسی ایک وقت کی۔ یا کبھی کبھی نماز پڑھ لینا کافی سمجھ لیا جاتا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے سخت ناپسند فرمایا۔ اور یہاں تک فرما دیا کہ

"جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے"

غرض نماز کی حقیقت بیان کر کے اس کے برکات سے مستفیض ہونے کے طریق بتا کر۔ نماز کے متعلق فضول جھگڑوں کا فیصلہ کر کے اور اسے بالالتزام ادا کرنے کی تاکید فرما کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے برکات حاصل کرنے کا دروازہ کھول دیا ہے اب بھی اگر کوئی ان برکات سے محروم رہے۔ تو اس کی بدقسمتی میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خصوصیات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے جو منصب اور درجہ عطا فرمایا ہے۔ اس سے بعض لوگ ناواقفیت کی وجہ سے کہا کرتے ہیں۔ کہ ان کی بیعت میں شمولیت کی کیا ضرورت ہے۔ یہی مان لینا کافی ہے۔ کہ آپ ایک بزرگ تھے۔ اور اسلام کی آپ نے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ ایسے بزرگ امت محمدیہ میں پہلے بھی ہو چکے ہیں۔ جن کی بیعت ضروری نہیں سمجھی گئی۔ ایسے اصحاب چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے قائل ہوتے ہیں۔ اس لئے ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منصب آپ ہی کے الفاظ میں ان کے سامنے رکھ کر بتاتے ہیں۔ کہ آپ کو امت محمدیہ کے دیگر اولیاء پر قیاس نہیں کیا جا سکتا بلکہ آپکو خدا تعالےٰ نے انکی نسبت امتیازی خصوصیات عطا کی ہیں۔ اس وجہ سے آپکی بیعت لازمی ہے۔

پہلی خصوصیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ ہے کہ آپ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق نبی اللہ ہیں۔ اور امت محمدیہ میں یہ درجہ آپ ہی کو حاصل ہوا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے۔ اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔ اور ضروری تھا کہ ایسا ہوتا تاکہ آنحضرتؐ کی پیشگوئی صفائی سے پوری ہو جاتی۔ کیونکہ اگر دوسرے صلحاء جو مجھ سے پہلے گزر چکے ہیں۔ وہ بھی اسی قدر مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ اور امور غیبیہ سے حصہ پا لیتے۔ تو وہ نبی کہلانے کے مستحق ہو جاتے۔ تو اس صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ کی پیشگوئی میں ایک رخنہ واقع ہو جاتا۔ اس لئے خدا تعالےٰ کی مصلحت نے ان بزرگوں کو اس نعمت کو پورے طور پر پانے سے روک دیا۔ تاکہ جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے۔ کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا۔ وہ پیشگوئی پوری ہو جاوے" (حقیقۃ الوحی ص ۳۹۱)

دوسری خصوصیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ ہے۔ کہ آپ اس امت کے خاتم الاولیاء اور خاتم الخلفاء ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

"میں ولایت کے سلسلہ کو ختم کرتا ہوں۔ جیسا کہ ہمارے سید آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنے والے تھے۔ اور وہ خاتم الانبیاء ہیں۔ اور میں خاتم الاولیاء ہوں۔ میرے بعد کوئی ولی نہیں۔ مگر وہ جو مجھ سے ہوگا اور میرے عہد پر ہوگا۔ اور میں اپنے خدا کی طرف سے تمام ترقیات اور برکت اور عزت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں۔ اور یہ میرا قدم ایک ایسے منارہ پر ہے جو اس پر ہر ایک بلندی ختم کی گئی ہے" (خطبہ الہامیہ ص ۳۵)

تیسری خصوصیت یہ ہے۔ کہ آپ جری اللہ فی حلل الانبیاء ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

"اس زمانہ میں خدا نے چاہا۔ کہ جس قدر نیک اور راستباز مقدس نبی گزر چکے ہیں۔ ایک ہی شخص کے وجود میں ان کے نمونے ظاہر کرے سو وہ میں ہوں" (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۹۰)

نیز فرماتے ہیں:

"وحی الٰہی جری اللہ فی حلل الانبیاء کا مطلب یہ ہے۔ کہ آدم سے لیکر آخیر تک جس قدر انبیاء علیہم السلام خدا تعالےٰ کی طرف سے دنیا میں آئے ہیں۔ خواہ وہ اسرائیلی ہیں۔ یا غیر اسرائیلی ان سب کے خاص واقعات یا خاص صفات میں سے اس عاجز کو کچھ حصہ دیا گیا ہے۔ اور ایک بھی نبی ایسا نہیں گزرا جس کے خاص واقعات یا خاص صفات میں سے اس عاجز کو کچھ حصہ نہ دیا گیا ہو۔ ہر ایک نبی کی فطرت کا نقش میری فطرت میں ہے" (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۹۰)

پس ان خصوصیات کی وجہ سے جو بیسیوں خصوصیات میں سے نمونہ کے طور پر پیش کی گئی ہیں آپ کا امتیازی درجہ ظاہر ہے۔

تمدن اسلام

اسلام میں لونڈیوں کا مسئلہ

اسلام اور جنگی قیدی

غلاموں کے متعلق اسلام کی تعلیم بوضاحت کئی ایک مضامین میں بیان کی جا چکی ہے۔ اور بہ دلائل یہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ اسلام میں غلامی کوئی نہیں۔ ہاں وہ لوگ جو مسلمانوں کی ہستی کو مٹانے اور ان کے مذہب کو نیست و نابود کرنے کے لئے ان پر حملہ آور ہوں۔ باقاعدہ جنگ کے بعد ان میں سے جو گرفتار ہو جائیں۔ اور ان کے لواحقین مناسب تاوان بطور اخراجات جنگ ادا کر کے ان کی رہائی کا انتظام نہ کریں۔ اور نہ ہی وہ مکاتبت کے ذریعہ آزاد ہوں۔ وہ مسلمانوں کے قبضہ میں رہیں۔

جنگ میں قید ہونے والی عورتیں

بعینہٖ یہی صورت لونڈیوں کے متعلق ہے۔ جیسا کہ گذشتہ مضامین میں بتایا جا چکا ہے۔ اسلام اسبات کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ کہ کسی آزاد مرد کو جبراً پکڑ کر اپنی غلامی میں لے لیا جائے۔ چہ جائیکہ صنفِ نازک کے لئے اس قسم کی کوئی ہدایت موجود ہو۔ لیکن چونکہ عرب میں دستور تھا کہ عورتیں بھی جنگ میں باقاعدہ شریک ہوتی تھیں خصوصاً فوج کو جوش دلا کر لڑانا انہی کے ذمہ تھا۔ اس لئے شکست کے بعد جو عورتیں مسلمانوں کے قبضہ میں آتیں۔ وہ جب تک انہی شرائط کے ماتحت جو غلاموں کی آزادی کے لئے مقرر ہیں آزادی حاصل نہ کرتیں مسلمانوں کے قبضہ میں رہتیں۔

ایک اعتراض کا جواب

بعض لوگ اس بنا پر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ عورتوں کو جنگ میں گرفتار کرنا غیر موزون فعل ہے۔ لیکن جب یہ حقیقت ہے۔ کہ عورتیں بھی مردوں کے دوش بدوش مسلمانوں کی تباہی و بربادی میں برابر کا حصہ لیتی تھیں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ ان کے لئے استثنا رکھی جاتی۔ اگر فوجداری مقدمات میں عورت قید کی جا سکتی ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ فوجی قانون کے ماتحت جو ہمیشہ اور ہر ملک میں سول قانون سے زیادہ سخت ہوتا ہے ان کو قید یا گرفتار کرنا غیر موزون سمجھا جائے۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی خاص طور پر یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ اس زمانہ میں کفار مسلمانوں کی عورتوں کو قید کر لیتے تھے۔ اور انہیں لونڈی بنا کر رکھتے تھے۔ اور ابتدائی جنگوں میں تو ان کی طرف سے یہ الٹی میٹم ہوتا تھا۔ کہ وہ مسلمانوں کی عورتوں کو لونڈیاں بنائیں گے۔ اور لونڈیوں کی طرح ان سے تعلقات قائم رکھینگے اس لئے اسلام نے جوابی طور پر ضرورت کے موقعہ پر ان کے ساتھ ویسا ہی سلوک روا رکھنے کی اجازت دی۔ تا وہ اس پوزیشن کو اچھی طرح محسوس کر سکیں۔ اور عورتوں پر جبر و تشدد اور نامناسب سلوک میں زیادہ دلیر اور بے باک نہ ہونے پائیں۔

اسلامی تعلیم کا امتیاز

ہاں اسلام کی تعلیم نے اس بارہ میں بھی دوسرے مذاہب کی تعلیم سے زیادہ بلند اخلاق کا ثبوت دیا ہے۔ مسلمانوں کی عورتوں کو گرفتار کرنے والے ان کے ساتھ نہایت انسانیت سوز سلوک روا رکھتے تھے۔ بلکہ تاریخ اسلام ایسی مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ کہ کفار آزاد مسلم عورتوں بلکہ مردوں سے بھی انتہائی سفاکی اور درندگی سے پیش آتے لیکن اسلام نے اس کی قطعاً اجازت نہیں دی۔ کہ کامل طور پر اپنے قبضہ میں کر لینے کے بعد بھی کسی مرد یا عورت سے کسی قسم کا خلاف اخلاق برتاؤ کیا جائے۔ ایسی عورتوں کے لئے بھی آزادی حاصل کرنے کے ویسے ہی مواقع اسلام نے رکھے ہیں جیسے قیدی مردوں کے لئے۔ اور جب تک وہ قبضہ میں رہیں۔ ان کے ساتھ نہایت ہی نرمی کا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔

بے شک اسلام نے ایسی عورتوں کے متعلق جو باقاعدہ جنگ کے بعد مسلمانوں کے قبضہ میں آئیں۔ ایک استثنائی حکم جاری کیا ہے جس کے رو سے ان قیدی عورتوں کے ساتھ جن کے مردان کو آزاد کرانے کے لئے جلد نہ آئیں۔ اور جو خود بھی مکاتبت کے طریق پر آزادی حاصل کرنے کے لئے مطالبہ نہ کریں مسلمان رشتہ مناکحت قائم کر سکتے ہیں۔ اور جیسا کہ اسلام کی دیگر تعلیمات کا حال ہے۔ یہ تعلیم بھی حکمت سے خالی نہیں۔ اس کی غرض و غایت یہ ہے۔ کہ قیدی عورتوں کے ذریعہ مسلمان مردوں کے اخلاق خراب نہ ہونے پائیں۔ اور سوسائٹی میں بدکاری نہ پھیلے۔

رشتہ نکاح کی حکمت

چونکہ عام طور پر دیکھا گیا ہے۔ کہ جب کوئی قوم کسی بڑی جنگ میں مبتلا ہوتی ہے۔ تو اس کے بعد عام طور پر اس کے اندر فواحش اور بدکاری پھیل جاتی ہے جسکی ایک وجہ تو یہ ہے۔ کہ جنگ کی وجہ سے مرد کم اور عورتوں کی تعداد زیادہ ہو جاتی ہے۔ دوسرے جنگ کے مصائب کی وجہ سے مردوں کے اعصاب پر عموماً ایسا اثر پڑتا ہے۔ جس سے عام طور پر ضبط نفس کا مادہ ان میں کم ہو جاتا ہے۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ ایسے حالات کے متعلق ایسی ہدایات دی جاتیں۔ کہ بدکاری کی طرف سوسائٹی کا رجحان نہ ہو۔ اسی مصلحت کو مدنظر رکھتے ہوئے اسلام نے اجازت دیدی۔ کہ اگر کوئی قوم مسلمانوں پر حملہ آور ہو۔ اور اس کی عورتیں بھی مردوں کے ساتھ عملاً جنگ میں شرکت کریں۔ اور پھر ان میں سے بعض قیدی ہو جائیں۔ جن کے مرد نہ تو ان کے ساتھ ہوں۔ اور نہ ہی ان کی آزادی کے لئے بعد میں آئیں۔ اس کے علاوہ وہ خود بھی مکاتبت کا مطالبہ نہ کریں تو مسلمان ان کے ساتھ رشتہ نکاح قائم کر سکتے ہیں۔

عورتوں کی رضامندی

ظاہر ہے۔ کہ سوسائٹی نیز خود ان عورتوں کے اخلاق کو تباہی سے بچانے کے لئے یہ انتظام نہایت ضروری تھا۔ اور پھر جب ہر قیدی عورت کے لئے مکاتبت کے ذریعہ حصول آزادی کا دروازہ کھلا ہے تو جو عورت اس کے باوجود قیدی کی حیثیت میں رہتی ہے۔ اس کے متعلق سوائے اس کے کیا سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ وہ اپنے سابقہ متعلقین اور رشتہ داروں سے قطع تعلق کر کے مسلمان قوم کا ایک فرد بننا چاہتی ہے۔ اور ایسی عورت کے ساتھ کسی مسلمان کا نکاح نہ کرنا نہایت قابل اعتراض بات ہے۔

ایک مزید احتیاط

اسجگہ یہ ذکر کر دینا بھی ضروری ہے۔ کہ ایسے رشتہ کے قیام سے پہلے اسلام نے تاکیدی طور پر حکم دیا ہے۔ کہ اس بات کا کامل اطمینان ہو جانا چاہیئے۔ کہ وہ عورت حاملہ نہیں۔ تا نسل مخلوط نہ ہو۔ اور اولاد کے متعلق کسی قسم کا اشتباہ باقی نہ رہے۔

مزید وضاحت

اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے۔ کہ اسلام قطعاً کسی انسان کی آزادی اور حریت کو سلب کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ بلکہ اسے سنگین جرائم کی فہرست میں شمار کرتا ہے۔ بعض لوگ ناواقفی سے یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ بردہ فروشی کے طریق پر لونڈیوں کی خرید و فروخت اسلام میں جائز ہے۔ حالانکہ یہ بات بالبداہت غلط ہے اسلام صرف انہی عورتوں کو قید میں رکھنے کی اجازت دیتا ہے۔ جو عملاً کسی ایسی جنگ میں شرکت کریں۔ جو مسلمانوں کی تباہی کے لئے خواہ مخواہ برپا کی گئی ہو۔ اور پھر انہیں اس وقت تک اپنے قبضہ میں رکھنے کی اجازت دیتا ہے۔ جب تک ان کے ورثاء تاوان ادا کر کے انہیں آزاد نہ کرا لیں یا وہ خود مکاتبت کے طریق پر آزادی حاصل کرنے کا مطالبہ نہ کریں لیکن اس کے سوا کوئی اور صورت اسلام میں جائز نہیں۔ اور اگر کسی اسلامی ملک میں اس کا رواج نظر بھی آئے۔ تو اس کی ذمہ داری اسلامی تعلیم پر ہرگز نہیں ڈالی جا سکتی۔ کیونکہ افراد کی فروگذاشتوں اور غلطیوں کو مذہب کی طرف منسوب کرنا ایک بالکل غلط اصول ہے۔ کوئی مذہب صرف اسی بات کے متعلق جواب دہ ہو سکتا ہے۔ جو اسکی تعلیم میں صراحت کے ساتھ موجود ہو۔ اس کی طرف منسوب ہونے والے افراد اگر اس کی تعلیم کو ترک کر کے کوئی حرکت کرتے ہیں۔ تو اس کی ذمہ داری اس مذہب پر نہیں ڈالی جا سکتی۔

ہر حق پسند اور صداقت جو کو کسی مسئلہ کی تحقیق کے لئے مذہب کی اصل تعلیم اس کی مستند کتب کے ذریعہ معلوم کرنی چاہیئے۔ اور اپنی تحقیقات کی بنیاد اس پر رکھنی چاہیئے۔ ورنہ غلط بنیاد رکھنے سے لازمی ہے۔ کہ نتیجہ بھی غلط ہی نکلے۔

ایسی عورتوں سے مناکحت کے متعلق مفصل احکام و شرائط اور اس کا طریق وضاحت کے ساتھ اگلی قسط میں انشاء اللہ العزیز بیان کیا جائے گا۔ اور بتایا جائیگا۔ کہ بعض ناسمجھ لوگوں نے لونڈیوں کے ساتھ تعلقات کے جواز کی آڑ میں اسلام پر جو اعتراضات کئے ہیں۔ وہ کیسے نامعقول اور دور از عقل ہیں۔

تکمیل ایمان کی خاطر وصیت کرنیوالوں کی فہرست

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے وصیت ایمان کے کامل ہونے کا ثبوت ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے جو شخص وصیت نہیں کرتا مجھے اس کے ایمان میں شبہ ہے۔ پس وصیت معیار ہے ایمان کے کامل ہونے کا۔

جن اصحاب نے اگست ۱۹۴۳ء سے فروری ۱۹۴۴ء تک وصیتیں کر کے اپنے ایمان کی تکمیل کا عملی ثبوت پیش کیا ہے ان کے اسمائے گرامی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

۱۔ مسماۃ عظمت بیگم صاحبہ زوجہ لفٹیننٹ نذر حسین خان صاحب قادیان
۲۔ سردار خان صاحب ولد سندھی خان صاحب راجپوت ساکن سارچور ضلع گورداسپور
۳۔ میاں کرم الٰہی صاحب سکنہ کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ
۴۔ مسماۃ برکت بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری عبد الرحمٰن صاحب ساکن مالو کے بھگت ضلع سیالکوٹ
۵۔ میاں محمد حسین صاحب ولد میاں نجم الدین صاحب ساکن کوروال ضلع سیالکوٹ۔
۶۔ مسماۃ معصومہ بیگم صاحبہ زوجہ بابو محمد عبد الرحمٰن صاحب قادیان
۷۔ میاں نظام الدین صاحب ولد میاں الٰہ داد صاحب ساکن چک ۳۵ جنوبی سرگودہا
۸۔ مسماۃ رشیدہ بانو صاحبہ زوجہ حشمت اللہ صاحب قادیان
۹۔ مسماۃ عزیز النساء صاحبہ بیوہ نعمت اللہ خان صاحب قادیان
۱۰۔ میاں مولاداد صاحب ساکن سونگ ضلع گجرات حال قادیان
۱۱۔ محمد عثمان صاحب قادیان
۱۲۔ چوہدری اکبر علی صاحب ساکن دانہ زید کا ضلع سیالکوٹ
۱۳۔ ڈاکٹر اعظم علی صاحب گوجرانوالہ
۱۴۔ چوہدری محمد طفیل صاحب ساکن دوولم ضلع سیالکوٹ
۱۵۔ مسماۃ محمودہ صاحبہ بنت چوہدری محمد اسماعیل صاحب قادیان
۱۶۔ میاں محمد علی صاحب ولد سردار محمد خان صاحب ڈیریانوالہ ضلع سیالکوٹ
۱۷۔ مسماۃ عزیزہ بیگم صاحبہ زوجہ نعمت اللہ خان صاحب ساکن بستی بلوچاں ضلع شیخوپورہ
۱۸۔ سیف اللہ صاحب ولد کرم الٰہی صاحب ساکن چندر کے ضلع سیالکوٹ
۱۹۔ غلام حسین صاحب ولد میاں چوغطے خان صاحب ساکن چاہل ضلع گورداسپور
۲۰۔ مسماۃ مہرالنساء صاحبہ زوجہ بابو غلام حسین صاحب ضلع گورداسپور
۲۱۔ محمد بخش صاحب ساکن رائے پور ضلع سیالکوٹ
۲۲۔ رسول بخش صاحب ساکن رائے پور ضلع سیالکوٹ
۲۳۔ نذیر حسین صاحب ساکن دولم ضلع سیالکوٹ
۲۴۔ مسماۃ سائرہ بیگم صاحبہ زوجہ محمد ابراہیم صاحب ساکن جھمٹ ضلع لدھیانہ
۲۵۔ بی بی صاحبہ زوجہ میاں گوہر علی صاحب ساکن جھمٹ ضلع لدھیانہ
۲۶۔ شیخ عبد الغنی صاحب ولد محمد بخش صاحب موضع گھونیوال ضلع امرتسر
۲۷۔ مرزا عبد الکریم صاحب ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ
۲۸۔ شیخ مہرالدین صاحب قوم شیخ ساکن شہر سیالکوٹ
۲۹۔ میاں عمرالدین صاحب قادیان
۳۰۔ چوہدری حاکم خان صاحب سکنہ سڑوعہ ضلع ہوشیارپور
۳۱۔ ڈاکٹر محمد عبد الرحمٰن صاحب قادیان
۳۲۔ شیخ محمد بشیر صاحب آزاد انبالہ شہر
۳۳۔ میاں محمد ابراہیم صاحب قادیان
۳۴۔ مسماۃ کرامت خاتون صاحبہ زوجہ مولوی سلیم اللہ صاحب ساکن اوکاڑہ
۳۵۔ مسماۃ کندن عزیز صاحبہ زوجہ منشی میر محمد صاحب ساکن کول کلاں۔ ضلع ڈیرہ غازی خاں
۳۶۔ چوہدری غلام محمد صاحب سکنہ بھیگا لانہ ضلع ہوشیارپور
۳۷۔ ڈاکٹر چوہدری کریم الدین صاحب ولد مولوی فضل الدین صاحب کھاریاں ضلع گجرات
۳۸۔ چوہدری سلطان احمد صاحب ولد چوہدری نتھو خان صاحب ساکن کھاریاں ضلع گجرات
۳۹۔ مسماۃ زینب بی بی صاحبہ زوجہ مستری محمد اسماعیل صاحب قوم راجپوت ساکن بڈیار ضلع امرتسر
۴۰۔ میاں حبیب احمد صاحب بریلی
۴۱۔ مسماۃ فہمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ ماسٹر حبیب الرحمٰن صاحب فیض اللہ چک ضلع گورداسپور
۴۲۔ مسماۃ رانی صاحبہ زوجہ منشی احمد بخش صاحب ساکن میانوالی ارائیاں ضلع جالندھر
۴۳۔ عبد الرؤف صاحب چنگا بنگیال
۴۴۔ مسماۃ عمر بی بی صاحبہ بیوہ میاں محمد بخش صاحب گوجرانوالہ
۴۵۔ بشیر النساء بی بی صاحبہ زوجہ رجب علی خان صاحب سنور ریاست پٹیالہ
۴۶۔ سید نذیر حسین صاحب ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ
۴۷۔ بابو محمد عالم صاحب ناگریاں ضلع گجرات
۴۸۔ چوہدری حکم الدین صاحب سکنی باگڑ ضلع گورداسپور
۴۹۔ مسماۃ سعیدہ بیگم صاحبہ زوجہ مولوی اللہ دتا صاحب ضلع قادیان
۵۰۔ پیر محمد صاحب ولد چوہدری کریم بخش صاحب ساکن بھاگو بھٹی ضلع سیالکوٹ
۵۱۔ میاں عبد الحق صاحب چک ۶۲۸ ر ب ضلع لائل پور
۵۲۔ احمد الدین صاحب قادیان
۵۳۔ مسماۃ امۃ الحفیظ صاحبہ زوجہ چوہدری عبد الستار صاحب قادیان
۵۴۔ میاں اللہ رکھا صاحب قادیان
۵۵۔ محمد الدین صاحب ساکن عزیز پور ضلع سیالکوٹ
۵۶۔ مولوی محمد تقی صاحب قادیان
۵۷۔ مسماۃ سلامت صاحبہ زوجہ عبد الحمید صاحب سنور
۵۸۔ حاکم خان صاحب سکنہ میانوالی ضلع سیالکوٹ
۵۹۔ چراغ دین صاحب سکنہ سنت پورہ باویاں ضلع گوجرانوالہ
۶۰۔ مسماۃ عائشہ بیگم صاحبہ زوجہ خداداد خان صاحب قادیان
۶۱۔ مسماۃ تاج بی بی صاحبہ بیوہ خواجہ ثناء اللہ صاحب مرحوم امرتسر
۶۲۔ آمنہ بیگم صاحبہ زوجہ بابو عبد الحمید صاحب شملہ
۶۳۔ مرزا محمد حسین صاحب راولپنڈی
۶۴۔ برکت علی صاحب ننگل باغباناں قادیان
۶۵۔ مولوی قمرالدین صاحب قادیان
۶۶۔ مسماۃ کنیز فاطمہ صاحبہ بیوہ مرزا نور محمد صاحب قادیان
۶۷۔ حافظ مبارک احمد صاحب قادیان
۶۸۔ مسماۃ خیرالنساء صاحبہ زوجہ ڈاکٹر فضل کریم صاحب قادیان
۶۹۔ مہاشہ محمد عمر صاحب مولوی فاضل ولد پنڈت دھنی رام قادیان
۷۰۔ رسول بی بی صاحبہ سکنہ بھاگو بھٹی ضلع سیالکوٹ
۷۱۔ چوہدری رحمت خان صاحب سکنہ سڑوعہ ضلع ہوشیارپور
۷۲۔ مسماۃ مسرت النساء عرف ننھی بی بی صاحبہ زوجہ سید عبد الحکیم صاحب سکنہ کیونجھی ضلع کٹک۔
۷۳۔ ڈاکٹر فیروز الدین صاحب سکنہ ہوشیارپور
۷۴۔ مسماۃ بسم اللہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری حشمت علی خان صاحب مرحوم آئی۔ سی۔ ایس کانیور ضلع رہتک
۷۵۔ شیخ عبد الغنی صاحب نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ
۷۶۔ میاں غلام محمد صاحب ڈیرہ اسماعیل خاں
۷۷۔ سید ظہور احمد شاہ صاحب ولد سید غلام حسین صاحب بھیرہ ضلع شاہ پور
۷۸۔ شرف الدین صاحب سکنہ نوشہرہ پنواں ضلع امرتسر
۷۹۔ میاں محمد اسماعیل صاحب ننگل باغباناں قادیان
۸۰۔ خواجہ عبید اللہ صاحب امرتسر
۸۱۔ جمعدار شیر محمد خان صاحب رام گڑھ سرداراں ضلع لدھیانہ
۸۲۔ محمد حسین صاحب شہر گوجرانوالہ
۸۳۔ مسماۃ سردار بی بی صاحبہ زوجہ برکت علی صاحب لودی ننگل ضلع گورداسپور

۸۴۔ میاں عبدالواحد صاحب آسنور کشمیر

۸۵۔ مولوی محمد شریف صاحب مولوی فاضل قادیان

۸۶۔ مسماۃ لیلیٰ بیگم صاحبہ زوجہ سیٹھ فاضل کرم علی۔ حیدرآباد دکن

۸۷۔ مسماۃ علیمہ بیگم صاحبہ زوجہ سیٹھ غلام حسن کرم علی صاحب حیدرآباد دکن :

۸۸۔ مسماۃ غلام فاطمہ صاحبہ زوجہ بابو عبدالغنی صاحب شہر انبالہ

۸۹۔ بابو جلال الدین صاحب سکنہ بھیرک ضلع جالندھر

۹۰۔ مسماۃ نانکی صاحبہ زوجہ بابو عبدالرحمٰن صاحب انبالہ

۹۱۔ بابو عبدالرحمٰن صاحب شہر انبالہ

۹۲۔ میاں محمد خورشید صاحب سردل کلاں۔ ضلع گجرات

۹۳ چوہدری غلام رسول صاحب دھیر کے کلاں ضلع گجرات

۹۴۔ میاں موسیٰ خان صاحب بالاکوٹ ڈاکخانہ خاص تحصیل مانسہرہ۔ ضلع ہزارہ :

۹۵۔ حافظ علی محمد خان صاحب سکنہ نورذرہ۔ ضلع لدھیانہ

۹۶۔ مولوی عبدالرشید صاحب سکنہ سیدوالہ۔ ضلع شیخوپورہ

۹۷۔ چوہدری فتح الدین صاحب سکنہ بھگلانہ۔ ضلع ہوشیارپور

۹۸۔ جلال الدین صاحب بھگلانہ۔ ضلع ہوشیارپور

۹۹۔ ولی محمد صاحب صابر سکنہ بھگواڑہ۔ ضلع جالندھر

۱۰۰۔ میاں محمد صاحب سکنہ سیدوالہ۔ ضلع شیخوپورہ

۱۰۱۔ ڈاکٹر عبدالغفور صاحب رڈ۔ ضلع جالندھر۔

۱۰۲۔ عبدالعزیز خان صاحب سکنہ بھگلانہ۔ ضلع ہوشیارپور

۱۰۳۔ میاں عبداللہ صاحب سکنہ ڈھوک کریانہ ڈاکخانہ سرائے عالمگیر۔ ضلع گجرات

۱۰۴۔ بلال احمد صاحب ساکن سڑوعہ۔ ضلع ہوشیارپور

۱۰۵۔ بابو عبدالحی خان صاحب سکنہ کاٹھ گڑھ

۱۰۶۔ سکینہ خانم صاحبہ بنت چوہدری صادق علی صاحب تحصیلدار سکنہ بیل پور۔ ضلع گجرات

۱۰۷۔ سردار شاہ صاحب ساکن چک عبدالخالق۔ ضلع جہلم۔

۱۰۸۔ ولایت بی بی صاحبہ بیوہ جلال الدین صاحب ماہل پور ضلع ہوشیارپور

۱۰۹۔ ہدایت اللہ صاحب خوشاب۔ ضلع شاہ پور

۱۱۰۔ مسماۃ امۃ العزیز عائشہ صاحبہ بنت محمد امیر صاحب قادیان

۱۱۱۔ سید شاہ نواز صاحب۔ کھرڑ۔ ضلع انبالہ

۱۱۲۔ سلامت بی بی صاحبہ زوجہ فضل حق صاحب سکنہ امرایا۔ ضلع لائلپور

۱۱۳۔ قادر بخش صاحب قادیان

۱۱۴۔ حکیم نظام الدین صاحب ولد عبدالکریم صاحب۔ قادیان

۱۱۵۔ مسماۃ مبارکہ بیگم صاحبہ زوجہ عبدالرحمٰن صاحب قادیان

۱۱۶ محمد رشید الدین صاحب قادیان

۱۱۷۔ عبدالرحمٰن صاحب قادیان

۱۱۸۔ منشی فتح الدین صاحب تلونڈی کھجور ضلع لدھیانہ

۱۱۹۔ مسماۃ عزیز بیگم صاحبہ زوجہ مستری محمد یعقوب صاحب قادیان

۱۲۰۔ چوہدری نظام الدین صاحب ساکن گوکھووال

۱۲۱۔ عبدالمجید صاحب گوکھووال

۱۲۲ چوہدری غلام قادر صاحب

۱۲۳۔ جیون بی بی صاحبہ زوجہ شیخ محمد حنیف خان صاحب۔ وضع جان پور۔ ضلع لائلپور

۱۲۴۔ مسماۃ فاطمہ صاحبہ والدہ عبدالقادر صاحب اسلم پور۔ لائلپور شہر

۱۲۵ چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب ساکن گوکھووال

دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے وعدوں کو پورا کرنے کی توفیق بخشے۔ سیکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی۔ قادیان

تبلیغی تنظیم ضلع لاہور

۲۳/۳ تبلیغی تنظیم کی غرض سے ایک جلسہ زیر صدارت جناب امیر صاحب جماعت لاہور۔ قاضی محمد اسلم صاحب مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ جس میں ۴۸ احباب موجود تھے۔ ذیل کے عہدے داران باہمی اتحاد سے انتخاب ہوئے :

(۱) نائب مہتمم تبلیغ ضلع لاہور۔ سید دلاور شاہ صاحب

(۲) انسپکٹر تبلیغ تحصیل۔ میاں عبدالعزیز صاحب

(۳) سیکرٹری تبلیغ خاص شہر لاہور۔ ملک فضل احمد صاحب

(۴) نائب سیکرٹری تبلیغ شہر لاہور۔ مولوی محب الرحمٰن صاحب

اس انتخاب کو منظور کرتے ہوئے عملاً کام کو شروع کرنے کی ہدایت کرتا ہوں۔ چاروں عہدے داران کا فرض ہوگا۔ کہ وہ تمام احمدی جماعت کو تبلیغ کے کام پر لگا کر شہر لاہور کو کئی حلقوں میں تقسیم کرکے ہر ایک حلقے کا ایک۔ ایک یا دو دو مبلغ مقرر کر دیئے جائیں۔ اور ایسی کوشش جاری کی جائے۔ کہ ۱۵ر دسمبر ۱۹۳۲ء تک تمام اہالیان لاہور کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا پیغام پہنچ جائے۔ کام کی ماہوار رپورٹ نائب مہتمم تبلیغ ضلع کے توسط سے میرے دفتر میں آنی چاہیئے :

(قائمقام ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

مختلف کام کرنے والوں کی ضرورت

(۱) ایک حجام کی جو اپنے کام میں ماہر ہو۔ ۵۰ احمدی اس سے ضروری طور پر حجامت کرائینگے۔ اور پیغام رسانی کے کام بھی اسی سے لینگے انجمن میں بلا قیمت رہائش اختیار کر سکیگا۔

(۲) چار ہل مزارعوں کی شرائط نصف معاملہ بذمہ مزارعہ ۲ سیر فی من مالک کو ادا کرے۔ تباقی نصف نصف چارہ نصف نصف مکان مفت۔ احمدی برادرانہ سلوک الگ ہوگا مخلص احمدی کو بہت رعائت دیجائیگی اعلیٰ زمین۔ کاشت شدہ۔ پانی کافی۔ پیداوار بہت ہی اعلیٰ کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی۔

(۳) عنقریب قادیان میں ہائیڈرو الیکٹرک سکیم کے مطابق کام شروع ہونے والا ہے۔ جو دوست ہر قسم کی سپلائی اور آئندہ کام کرنے میں ماہر ہوں۔ بطور ٹھیکہ دار۔ وہ ہمیں اطلاع دیں۔ جس وقت کام شروع ہوگا۔ ان کو اطلاع دی جائے گی۔

(۴) ایک دوست کو ایک گریجویٹ یا انڈر گریجویٹ کی برائے تعلیم ایک لڑکا عمر تو دس سال اور ایک لڑکی عمر تیرہ چودہ سال ضرورت ہے۔ تنخواہ /۱۰ ماہوار ۳۵ مع کھانا

(۵) موضع نت سوکل میں۔ ۴ گھماؤں زمین برائے فروخت ہے۔ اگر کوئی دوست لینا چاہے۔ تو مفصلہ ذیل پتہ پر ہماری معرفت خط و کتابت کرے۔ (چوہدری فتح محمد صاحب مبلغ باگر متصل قادیان)

(نوٹ) باہر سے اکثر اصحاب کی درخواستیں برائے سفارش۔ یا امداد یا تلاش روزگار آتی ہیں۔ ایسے دوستوں کی خدمت میں عرض ہے کہ اس قسم کی سب درخواستیں معرفت مقامی امیر یا سیکرٹری آنی چاہئیں ورنہ ان پر کوئی کارروائی نہ ہو سکے گی۔ (ناظر امور عامہ)

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

کے متعلق

انسپکٹر صاحب لاہور ڈویژن کی رائے

انسپکٹر صاحب حلقہ لاہور نے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے سالانہ معائنہ کے بعد جو رپورٹ تحریر فرمائی۔ اس کا ضروری خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے :

میں نے تعلیم الاسلام ہائی سکول کا سالانہ معائنہ ۱۲ و ۱۳ر جنوری کو مولوی رحیم بخش صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر گورداسپور اور دیگر عملہ ضلع گورداسپور کی معیت میں کیا۔ تعداد طلباء امسال ۳۱۰ ہے جس میں گذشتہ سال کی نسبت ۸۶ کا اضافہ ہوا۔ عمارات اور کھیلنے کے میدان موجودہ ضروریات کے لئے بہت کافی ہیں۔ نویں اور دسویں جماعتوں کے دو دو فریق کر دیئے گئے ہیں۔ ایک لڑکیوں کے لئے اور دوسرا لڑکوں کے لئے لڑکوں کے فریق بالکل معمور ہیں۔ اور لڑکیوں کی تعداد بھی خاصی ہے خاص کر ایسے وقت میں جبکہ مسلمانوں میں زنانہ تعلیم کا بہت فقدان ہے۔ لڑکیوں کو پردہ کی پوری پابندی کے ساتھ تعلیم دی جاتی ہے۔ اور میں خوش ہوں۔ کہ لڑکیوں کی تعلیمی حالت بعض حالتوں میں لڑکوں سے بھی بہتر ہے اور انگریزی کے تلفظ اور لہجہ میں لڑکیاں لڑکوں سے بہت بڑھی ہوئی ہیں۔ یہ امر نہایت ہی تسلی بخش ہے

عملہ سکول میں ۲۷ اساتذہ کام کر رہے ہیں جن میں ۷ مڈل اور ہائی میں باقی دس پرائمری میں۔ سوائے دو اساتذہ کے باقی تمام کے تمام ٹرینڈ قابل اور باقاعدہ سند یافتہ ہیں ان دو میں سے بھی ایک پرانا تجربہ کار اور ہر طرح سے قابل ہے اور دوسرا تازہ گریجویٹ ہے رجسٹرات اور حسابات بالکل باقاعدہ اور صاف ہیں۔ اگر سکول کے اندر ایک ریڈیو سٹ لگ جائے۔ تو علمی طور پر نہایت مفید ثابت ہوگا۔ جسمانی ورزش کی طرف پوری توجہ دی جا رہی ہے۔ [illegible] باقاعدہ طور پر جاری ہے۔ کھیلوں کی روح تازہ رکھنے کے لئے سکول کے اندر بھی میچوں کا طریق رائج ہے۔ اور مقابلہ کے بعد سکول اور اساتذہ کی طرف سے انعامات دیئے جاتے ہیں۔

انتظام اور ضبط حسب دستور سابق اطمینان بخش ہے [illegible]

وصیتیں

نمبر ۳۴۰۳:- میں صوفی غلام محمد احمدی ولد گلاب الدین قوم ارائیں پیشہ زراعت عمر ۵۵ سال ساکن چک ۲۷ الف گوٹھ مہر بوٹا۔ ڈاکخانہ کاچیلو تحصیل جمیس آباد ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶ ۱/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی

میری موجودہ جائداد دس ایکڑ تین کنال زمین ہے جو سب کی سب نہری ہے۔ اور محض اسی پر میرا گذارہ ہے۔

اور میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۹ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا

العبد:- صوفی غلام محمد احمدی

گواہ شد:- میر فرید احمد خاں سندھی گوٹھ درادریں

گواہ شد:- مہر الدین ساکن گوٹھ مہر بوٹا علاقہ سندھ

نمبر ۲۹۲۶:- میں عصمت اللہ ولد میاں نظام الدین ساکن گجرات حال پاک پٹن گنج ضلع منٹگمری بلا جبر واکراہ بقائمی ہوش وحواس بتاریخ ۲۷ ۹/۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائداد ایک مکان پختہ واقعہ محلہ موری دروازہ گجرات ہے جس کی قیمت کا اندازہ آٹھ سو روپیہ ہے۔ اس جائداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد وصیت حصہ جائداد کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ اگر میری وفات پر میری کوئی اور جائداد مزید ثابت ہو۔ تو صدر انجمن احمدیہ قادیان اس کی بھی ۱/۸ حصہ کی مالک ہوگی۔

العبد:- عصمت اللہ بقلم خود پاک پٹن گنج ضلع منٹگمری

گواہ شد:- احمد خاں ولد ابراہیم صاحب ساکن پاک پٹن گنج منٹگمری

گواہ شد:- ڈاکٹر محمد اشرف پسر میاں عصمت اللہ صاحب

نمبر ۳۴۲۶:- میں مساۃ صغرا بیگم زوجہ منشی کریم بخش صاحب قوم شیخ ساکن میرٹھ حال دہلی بلا جبر واکراہ بقائمی ہوش وحواس آج بتاریخ ۱۹ ۱۲/۳۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ زیور قیمتی مبلغ پانچ سو روپیہ میں اپنی جائداد کا ۱/۸ حصہ انشاء اللہ اپنی زندگی میں ہی ادا کردوں گی۔ یعنی صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کردوں گی۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں ادا نہ کرسکوں تو صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اختیار رہیگا۔ کہ میرے مرنے کے بعد میرے ورثاء سے وصول کرے۔ العبد:- صغرا بیگم بقلم خود

گواہ شد:- کریم بخش خاوند موصیہ ۸۷ رابرٹسن سکوائر نئی دہلی

گواہ شد:- غلام حسین سکرٹری ۲۱ کلائیو سکوائر نئی دہلی

نمبر ۳۴۱۶:- میں فضل الدین ولد میاں فیروز الدین صاحب راجپوت ساکن خاص سیالکوٹ حال ایگزیمنر ہائی کورٹ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸ ۱۲/۳۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ ۱۱۵/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۸ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:- فضل الدین ایگزیمنر ہائی کورٹ لاہور

گواہ شد:- محمد حسین انسپکٹر وصایا سیالکوٹ

گواہ شد:- قاسم الدین احمدی سکرٹری سیالکوٹ

نمبر ۳۴۱۸:- میں غلام مصطفیٰ ولد بابو سکندر علی قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال بیعت ۱۹۲۷ء ساکن پھگواڑہ ضلع جالندھر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱ ۱/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمدنی مبلغ چالیس روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:- غلام مصطفیٰ کلرک راولپنڈی آرسنل

گواہ شد:- محمد عبد اللطیف کلرک آرسنل راولپنڈی

گواہ شد:- محمد اسحٰق عابد کلرک آرسنل راولپنڈی

نمبر ۳۴۱۷:- میں نبی بخش ولد محمد بخش قوم دنجارہ پیشہ تجارت عمر تخمیناً پچاس سال بیعت ماہ اکتوبر ۱۹۰۳ء ساکن بن باجوہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵ ۵/۳۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائداد مملوکہ بلا شراکت غیرے حسب ذیل ہے۔ مکان سکونتی قیمتی مبلغ تین سو روپیہ اور ایک دکان دو عدد کوٹھڑی اور ایک عدد برانڈہ قیمتی مبلغ ساڑھے تین سو روپیہ اور جائے سفیدہ ہوا زمی ایک کنال واقعہ قادیان دارالامان قیمتی ساڑھے تین سو روپیہ اور تجارتی مال قیمتی مبلغ پانصد روپیہ کل مبلغ ڈیڑھ ہزار روپیہ اس مندرجہ بالا جائداد کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور اگر میری وفات کے بعد اس جائداد کے علاوہ کوئی اور مزید جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم وصیت کی مد میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ اور جتنی رقم ادا نہیں ہو سکے گی۔ وہ رقم میری وفات کے بعد میری جائداد مندرجہ بالا سے صدر انجمن احمدیہ قادیان وصول کرلیے۔ یا جو میری جائداد کا وارث ہو۔ میرے مرنے کے بعد رقم باقی ماندہ کی ادائیگی اپنے ذمہ لے۔ یا خود ادا کرے۔ تو پھر جائداد سے نہ وصول کی جاوے۔ لہذا یہ حروف بطور وصیت نامہ کے لکھ دیتا ہوں۔ کہ سند رہے۔ العبد:- نبی بخش ولد محمد بخش مذکور

گواہ شد:- کاتب عبد المجید احمدی سکرٹری بن باجوہ ضلع سیالکوٹ

گواہ شد:- اللہ بخش احمدی ساکن بن باجوہ ضلع سیالکوٹ

گواہ شد:- شکر دین سکرٹری تبلیغ بن باجوہ ضلع سیالکوٹ

گواہ شد:- گلاب الدین احمدی سکنہ بن باجوہ ضلع سیالکوٹ

نمبر ۳۳۱۲:- میں قاسم الدین ولد میاں بھوندی قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر بلوغت سال شہر سیالکوٹ خاص بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۵ ۱۲/۳۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

اس وقت میری غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے۔ اثاث البیت اندازاً دو صد روپیہ ہوگی۔ میری موجودہ تنخواہ ۸۶/- ماہوار ہیں اس کا دسواں حصہ خزانہ انجمن میں داخل کردیا کرونگا۔ میری وفات کے بعد جو میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ جائداد کا کوئی حصہ یا اس کی قیمت صدر انجمن کے خزانہ میں داخل کردونگا۔ اس کی رسید حاصل کرونگا۔ العبد:- قاسم الدین احمدی قوم راجپوت کلرک دفتر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سیالکوٹ

گواہ شد:- مرزا احمد بیگ۔ گواہ شد:- محمد حیات کلرک دفتر ڈسٹرکٹ بورڈ شہر سیالکوٹ گواہ شد:- محمد حسین انسپکٹر وصایا ضلع سیالکوٹ

نمبر ۲۳۱۵:- میں مساۃ جنت بی بی زوجہ میاں عصمت اللہ صاحب قوم راجپوت عمر ساٹھ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۲۸ء ساکن گجرات خاص بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۸ ۱/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت زیورات و مہر قیمتی ۴۲۵/- روپیہ ہے۔ جس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز یہ بھی لکھ دیتی ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط ۸ ۱/۳۲۔ العبد:- جنت بی بی

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

—— گول میز کانفرنس کی مشاورتی کمیٹی کا جو اجلاس ۳ مارچ کو ہوا۔ اس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ محکمہ ریلوے کے انتظام کے لئے ایک سرکاری ریلوے بورڈ بنایا جائے۔ کمیٹی کی رائے تھی۔ کہ کرایہ شرح اور محصول کے اختیارات ایک آزاد ٹربیونل کو منتقل کر دئے جائیں۔ مسلم نمائندگان نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ کہ جب تک مرکزی مجالس قانون ساز میں انہیں ۳۳ فیصدی نشستیں دینے کا فیصلہ نہ کیا جائے۔ وہ سرکاری ریلوے بورڈ کے متعلق اپنا فیصلہ نہیں دے سکتے۔

—— پشاور سے ۳ مارچ کی اطلاع ہے کہ علاقہ باجوڑ میں وہ قبائلی لشکر جمع ہو رہے تھے۔ جو منتشر کر دئے گئے ہیں تقریباً دو سو آدمی علاقہ مہمند کو گئے ہیں۔ تا حاجی ترنگ زئی کی ترغیب دہی پر مہمندوں کو مشتعل کر کے حکومت کو پریشان کریں۔ لیکن تاحال وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکے۔

—— وزیر ہند نے دارالعوام میں حال میں مسلمانوں کے متعلق اپنی تقریر میں جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ انہیں عام طور پر مسلم رہنما پسند کر رہے ہیں۔

—— معلوم ہوا ہے کہ حکومت بنگال نے مسٹر سٹیونز ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کومیلا کی قاتلہ کے باپ کی چالیس روپیہ ماہوار کی پنشن منبط کر دی ہے۔ قاتلہ مذکورہ کو حبس دوام کی سزا ہو چکی ہے

—— مسٹر پٹیل سابق صدر اسمبلی درد معدہ کے عارضہ میں تاحال بیمار ہیں۔ اس لئے انہیں یرودا جیل سے داخل ہسپتال کر دیا گیا ہے۔ لیکن انہیں ہسپتال کے کمپاؤنڈ سے باہر جانے یا کسی سے ملاقات کرنے کی اجازت نہیں۔ وہ چونکہ علاج کے لئے دوبارہ وائنا جانا چاہتے ہیں۔ اس لئے حکومت نے اجازت دیدی ہے۔ اور چند روز میں جہاز پر سوار ہو جائیں گے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے اپنی مشہور عام لمبی داڑھی منڈوا ڈالی ہے

—— ۲ مارچ کو مولانا شوکت علی چارسدہ میں پہنچے جہاں بعض کانگرسی بھوؤں نے ان کے خلاف شورش انگیزی کی کوشش کی۔ اس پر ساٹھ سرخ پوش گرفتار کر لئے گئے۔

—— ۲ مارچ کو کونسل آف سٹیٹ کے اجلاس میں ساردا ایکٹ کی تنسیخ کی تحریک کی گئی۔ ہوم ممبر نے اس کے جواب میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ یہ ایکٹ مجلسی اصلاح کے لئے اس ہاؤس نے بغیر کسی مخالفت کے پاس کیا تھا۔ اور اب اس کی تنسیخ کے یہ معنی ہونگے۔ کہ ہم ان خرابیوں کو پسند کرتے ہیں۔ چنانچہ یہ تحریک رائے شماری کے بغیر ہی گر گئی۔

—— یکم مارچ کو حضور نظام خلداللہ ملکہ لکھنؤ میں پہنچے ۳ مارچ کو آپ کے اعزاز میں گورنمنٹ ہاؤس میں ایک عظیم الشان لنچ دیا گیا۔ *

—— نئی دہلی سے ۵ مارچ کی اطلاع ہے۔ کہ حکومت ہند کے دفاتر ۱۸ اپریل کو نئی دہلی میں بند ہو کر کو شملہ میں کھلیں گے۔ لیکن دفاتر اسے غالباً ۱۵ اپریل سے قبل وہاں نہ جا سکیں گے۔ اور اس وقت تک تمام بڑے بڑے افسر بھی دہلی میں ہی رہیں گے۔ *

—— ۴ مارچ کو پنجاب کونسل کے اجلاس میں ایک ممبر کی طرف سے ایک قانون کا مسودہ پیش کیا گیا۔ جس کے رو سے دو سال کے لئے پکٹنگ کو ناقابل ضمانت جرم قرار دیا جا سکے۔ سرکاری ممبروں نے بحث میں کوئی حصہ نہ لیا۔ بحث کے بعد بل سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا۔

—— فری پریس اس اطلاع کا ذمہ وار ہے کہ آئندہ ماہ اکتوبر میں جب سندھ کو بمبئی سے علیحدہ کیا جائیگا۔ تو سر غلام حسین ہدایت اللہ اس کے گورنر بنا دئے جائیں گے

—— شنگھائی سے ۳ مارچ کی اطلاع ہے۔ کہ اڑھائی بجے بعد دوپہر سے جاپانی افواج نے اپنی فوجی سرگرمیاں بند کر دی ہیں۔ اور جمعیتہ اقوام کی کوشش سے امید ہے کہ بہت جلد غیر جانبدار حکومتوں کے نمائندوں کی ایک گول میز کانفرنس منعقد کی جائیگی۔ جو مستقل امن و امان کے لئے تجاویز مرتب کریں گی۔ موجودہ صلح عارضی ہے۔

—— مدراس سے ۴ مارچ کی خبر ہے کہ قصبہ ٹینور میں ہندو ایک میت کے ساتھ باجہ بجاتے ہوئے جا رہے تھے۔ کہ ایک زیر تعمیر مسجد کے سامنے مسلمانوں نے اسے بند کرنے کی درخواست کی جسے منظور کرنے کے بجائے ہندو آمادہ فساد ہو گئے۔ جس میں ۴ مسلمان اور سات ہندو مجروح ہو گئے

—— ۳ مارچ کو ایک سانسی سامان لئے دہلی ریلوے سٹیشن سے شہر کو جا رہا تھا۔ کہ چنگی والوں نے اسے بلایا۔ لیکن وہ سامان چھوڑ کر بھاگ گیا۔ سامان کی تلاشی لینے پر اس میں سے رائفل اور پستول کے کئی کئی سو کارتوس نیز چھرے بارود وغیرہ برآمد ہوئے *

—— لارڈ اردن نے ۳ مارچ کو آکسفورڈ میں ایک تقریر کی۔ جس میں کہا کہ ہندوستانی طبعاً چاہتے ہیں۔ کہ اپنے معاملات اپنے ہاتھ میں لیں۔ اور برطانیہ کو ان سے ہمدردی کرنی چاہیئے۔ ہر حکومت کے لئے رعایا کی رضامندی حاصل کرنا اشد ضروری ہے ہاں اگر قانون شکنی کی روح پیدا ہونے دی گئی۔ تو ہم اس ملک کی تباہی کا باعث ہوں گے۔ ہمیں ہندوستان میں اپنی حکومت کو مستحکم کرنے کے ساتھ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ صرف طاقت کے ساتھ سیاسی مسائل کا حل نہیں ہوا کرتا۔

—— مولانا شوکت علی صوبہ سرحد کا دورہ ختم کر کے آل انڈیا مسلم کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی میں شامل ہونے کے لئے ۴ مارچ دہلی پہنچ گئے۔

—— کشمیر کے متعلق غلط خبروں کی اشاعت کے الزام میں اخبار ویر بھارت اور اس کے پریس سے تین تین ہزار کی ضمانتیں طلب کی گئی ہیں۔ *

—— دہلی سے آمدہ خبروں سے پایا جاتا ہے کہ سر جارج رینی کی جگہ سر فرینک نائس حکومت ہند کے رکن تجارت مقرر ہونے والے ہیں۔ *

—— ضلع میرٹھ کی اچھوت لیگ نے ایک جلسہ کر کے اس معاہدہ کی مذمت کی قرارداد پاس کی۔ جس کا ڈاکٹر مونجے اور مسٹر راجہ کے درمیان واقع ہونا بیان کیا جاتا ہے دوسری تجویز میں انہوں نے اعلان کیا ہے کہ وہ کسی صورت میں بھی مخلوط انتخاب منظور نہ کریں گے۔ *

—— ریاست جے پور کے قصبہ جھوموں میں اسلامیہ سکول کے متعلق ایک عرصہ سے جو جھگڑا چلا آتا تھا۔ وہ اس طرح ختم ہو گیا ہے کہ مسلمانوں نے موجودہ سکول سرکار جھوموں کے حوالہ کر دیا ہے اس کے عوض انہیں پندرہ سو روپیہ نقد۔ کافی زمین اور دس روپیہ ماہوار گرانٹ دی گئی ہے۔ جس سے وہ نیا سکول تعمیر کریں گے

—— روہڑ سے خوفناک ڈاکہ کی اطلاع آئی ہے مسلح ڈاکوؤں نے ایک ساہوکار کے مکان میں داخل ہو کر سب کچھ لوٹنے کے بعد تین آدمیوں کو گولی کا نشانہ بنا دیا۔ اور مکان کو آگ لگا دی نقصان کا اندازہ ایک لاکھ کا کیا جاتا ہے۔ *

—— چار سال تک شب و روز کام کرنے کے بعد یکم مارچ کو منڈی ہائیڈرو الیکٹرک سکیم کی تین میل لمبی سرنگ کے دونوں سرے آپس میں مل گئے۔ *

معلوم ہوا ہے کہ ریاست جموں کے جن مسلم ملازمین پولیس نے مڈلٹن کمیشن میں ہندوؤں کے خلاف بیانات دئے ان کی ترقیاں روک دی گئی ہیں۔ حالانکہ پہلے انہیں مسٹر کلم کے ذریعہ یقین دلایا گیا تھا۔ کہ اس پر کوئی مواخذہ نہ ہوگا۔

حکومت کشمیر نے ہندو مسلمانوں کو لکھا ہے کہ وہ بہت جلد اصلاحات کی کانفرنس کے لئے جو سر گلینسی کی صدارت میں منعقد ہونے والی ہے اپنے اپنے نمائندے ارسال کریں۔

انڈین فرنچائز کمیٹی کے صدر لارڈ لوتھین نے اعلان کیا ہے کہ کمیٹی جداگانہ یا مخلوط انتخاب کے مسئلہ پر رپورٹ تیار نہیں

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا